1006

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 20۔اگست 2008

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

2۔ سوالات (محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

3۔ سرکاری کارروائی

سال 2006 کے لئے پنجاب کے میڈیکل اور ہیلتھ کے اداروں کی سالانہ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1008

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

بدھ، 20۔اگست 2008

(یوم الاربعاء، 17۔شعبان المعظم 1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُوْلَـٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّـٰلِحِينَۚ وَحَسُنَ أُوْلَـٰٓئِكَ رَفِيقًاo ذَٰلِكَ ٱلۡفَضۡلُ مِنَ ٱللَّهِۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ عَلِيمًاo

سورۃ النّسَاء آیات 69 تا 70

اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے o یہ خدا کا فضل ہے اور خدا جاننے والا کافی ہے o

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب مقبول حسین قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ
بنے ہیں دونوں جہاں شاہ دوسرا کے لئے
سجی ہے محفل کونین مصطفیٰ کے لئے
میرے کریم میرے چارہ ساز و بندہ نواز
تڑپ رہا ہوں تیرے شہر کی ہوا کے لئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

پوائنٹ آف آرڈر

اجلاس کا تاخیر سے انعقاد

جناب آصف منظور موہل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر! میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ آج آپ اس ایوان کو ذرا جواب دے دیں کہ ایک گھنٹہ پچاس منٹ آپ کیوں دیر سے تشریف لائے؟ مہربانی۔

جناب سپیکر: میں دیر سے آیا، مجھے افسوس ہے کہ آپ نے پتا نہیں میری حاضری کہاں سے count کرنا شروع کی ہے؟ میں آپ کا منتظر بیٹھا رہا ہوں۔

جناب آصف منظور موہل: جناب والا! میرا یہ مقصد نہیں ہے۔ بات میری یہ ہے کہ جب سے آپ تشریف لائے ہیں تب سے ماشاء اللہ House میں رونق لگ گئی ہے۔ اس سے پہلے دس بجے سے ہم جو ممبران آئے بیٹھے ہیں اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ ہم تو وقت کی پابندی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کا قصور تو نہیں کہتا۔ میں نے آپ کو کب کہا ہے کہ آپ کا قصور ہے؟ اچھا کام کیا ہے کہ آپ time پر آ گئے ہیں اور آپ کا یہ خادم میرے خیال میں آپ کے time سے تقریباً 7 منٹ پہلے یہاں موجود تھا۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب والا! پورا House یہ چاہتا ہے کہ اجلاس شام کے وقت ہو۔

جناب سپیکر: ابھی آپ پہلی بات کو تو چلنے دیں پھر اس کے بعد اس پر بات کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! اس سلسلے میں، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے conduct کو اس House میں discuss نہیں کر سکتے۔ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ سپیکر صاحب کا جو honuor ہے اس کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! میں نے خود آپ کو 30-9 پر Pipal House سے چلتا ہوا دیکھا ہے۔ آپ روزانہ سب سے پہلے پہنچتے ہیں اور ہر ممبر سے پہلے پہنچتے ہیں۔ کسی ممبر کو سپیکر کے بارے میں اس طرح سے بات نہیں کرنی چاہئے۔ اس پر آپ کارروائی کریں۔

جناب سپیکر: اصل میں وہ بات میرے ذریعے شروع کروانا چاہتے تھے۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب والا! آپ تو 30-9 پر چلتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے مجھے اسی لئے کہا ہے کہ میں اس کا نوٹس لوں۔

فوڈ سپورٹ سکیم فارم کی اپوزیشن حلقوں میں تقسیم

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قمر حیات کاٹھیا!

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! کل یہاں Food Stamp Programme کی بات ہوتی رہی ہے---

جناب سپیکر: نہیں، Food Stamp نہیں ہے۔وہ اپنے اس لفظ کو correct کر لیں، وہ Food Scheme ہے۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! جو فارم ملے ہیں وہ میرے سامنے ہیں اس پر لکھا ہوا ہے۔ وہ واقعی بہت اچھا پروگرام ہے۔وہ ایک حالت میں اچھا پروگرام ہے کہ عوام کی خون پسینے کی کمائی سے جو ٹیکس اکٹھے ہوتے ہیں اس ٹیکس سے عوام کو relief دینے کے لئے اگر برابری کی سطح پر دیا جائے تو پھر ٹھیک ہے۔اگر آپ نے عوام کے خون پسینے کی کمائی سے اکٹھے ہونے والے ٹیکس سے صرف اپنی پارٹی کو مضبوط کرنا ہے تو پھر بالکل غلط ہے۔یہ کل میرے پاس نہیں تھا اس لئے میں نے بات نہیں کی، یہ آج میرے پاس ہے۔اس پر آپ لکھا ہوا دیکھ سکتے ہیں کہ اس فارم کو ممبر صوبائی اسمبلی یا امیدوار صوبائی اسمبلی نے recommend کرنا ہے۔یہ فارم صرف اپوزیشن کے حلقے میں دیئے گئے ہیں جو کہ انتہائی قابل شرم بات ہے کہ ان کے اپنے بندے ہارے ہوئے ہیں۔یہ حکومت کے پیسے سے اپنی پارٹی کو support کرنا چاہتے ہیں۔انہوں نے اپنی پارٹی کو support کرنا ہے تو اپنے پیسے سے کریں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں رانا صاحب اس کا جواب دیں لیکن بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں پہلے تو اس بات کے متعلق عرض کرنا چاہوں گا جو پہلے ہاؤس میں چل رہی تھی کہ ایک بات تو یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی جتنے ادوار گزرے ہیں ان میں یہ دیکھا گیا ہے اور یہ بات بار بار ثابت ہوئی ہے کہ اگر جناب سپیکر! in time آ کر اپنی Chair پر تشریف فرما ہو جائیں تو 10 ممبر بیٹھے ہوں، 6 ممبر بیٹھے ہوں تو پھر جب لوگوں کو یہ پتا چل جاتا ہے کہ اجلاس نے ٹھیک ٹائم پر شروع ہونا ہے تو پھر لوگ اپنے آپ کو تھوڑا اس بارے میں regulate کر لیتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ محترم موہل صاحب نے اعتراض کیا تو میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ معاملہ یہ نہیں ہے کہ اجلاس 11 بجے شروع ہو یا 10 بجے شروع ہو یا in time شروع ہو یا تھوڑا late شروع ہو آخر معزز ممبرز عوامی نمائندے ہوتے ہیں، لوگوں نے ان کے گھروں پر بھی آنا ہوتا ہے، ان کے offices بھی آنا ہوتا ہے اس لئے ان کی timing اس طرح سے نہیں ہو سکتی جس طرح سے کسی civil officer یا کسی دوسرے officer کی ہو سکتی ہے۔ اس میں تھوڑی بہت گنجائش ہوتی ہے لیکن بات یہ ہے کہ ممبران دلچسپی لیں۔اب دلچسپی کا عالم یہ ہے

کہ کھاد سے اور important معاملہ کیا ہو سکتا ہے اس کے اوپر آپ نے 2 گھنٹے کا ٹائم رکھا تھا اور میرا خیال ہے ان 2 گھنٹوں میں جو discussion ہوئی ہے اس میں کون کون سے ممبرز جو یہاں پر اس وقت تشریف فرما ہیں، کون کون سے موجود تھے اور کون کون سے موجود نہیں تھے یہ خود میں سمجھتا ہوں کہ میں کسی کو pin point نہیں کرتا لیکن بات یہ ہے کہ بات تو دلچسپی کی ہے۔ اگر آپ دلچسپی لیں تو اجلاس 10 بجے شروع ہو جائے، 11 بجے شروع ہو جائے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ باقی جو ممبرز کا مطالبہ ہے کہ شام کے وقت اجلاس ہو تو جب next session ہو گا تو میں نے پہلے سے سیکرٹری اسمبلی اور آپ سے بھی گزارش کی ہوئی ہے کہ Business Advisory Committee میں اسے ایک agenda item کے طور پر رکھیں گے اس میں Leader of the Opposition بھی ہوں گے باقی پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز بھی ہوں گے وہ جو فیصلہ کریں گے اس پر گورنمنٹ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ کاٹھیا صاحب نے Food Stamp کی بات کی ہے اور اس میں انہوں نے زور یہ دیا ہے کہ اپنی پارٹی کو مضبوط کرنے کے لئے اور ہمیں کمزور کرنے کے لئے، بھائی! آپ کو اس سے زیادہ اور کمزور کیا کرنا ہے، اس سے زیادہ آپ کمزور کیا ہو سکتے ہیں، اب آپ کی پارٹی کا نشان ہی ہے، نام و نشان والی بات تو ہے ہی نہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کل جو معاملہ ہوا ہے اب یہ دو چار دن کی بات ہے اس کے بعد آپ نے بھی اِدھر ہی ہونا ہے تو یہ سارا مسئلہ حل ہو جائے گا اس پر آپ کو اتنی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ کے واضح اعلان کے باوجود معذور طالبہ مالی امداد سے محروم

(---جاری)

MRS. AYESHA JAVED: Point of order. Mr. Speaker, seeking your permission to speak in the English language and speak right now, May I have your permission Sir?

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

MRS. AYESHA JAVED: Sir may I have your permission. Thank you very much Sir. I just remind to your kind Chair and the honourable minister that I made a point of order on Friday regarding disable child and reward money which was promise to her by the honourable Chief Minister. Till now it has not been given to her and you made assurance right in front of the media and in front of the whole House that it is going to be done and something is going to be looked into. So it is not done as yet. Thank you.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے اس دن اس معذور بچی سے متعلق یہ point raise کیا تھا جس کی امداد کی بات ہوئی تھی۔ وہ میں نے Chief Minister office سے چیک کیا ہے تو وہاں سے جو information مجھے دی گئی ہے کیونکہ وہ بچی position holder نہیں تھی اس لئے اسے اس level کے اوپر اس کی امداد کرنے کا اعلان یا وعدہ نہیں کیا گیا تھا، انہیں گولڈ میڈل دیا گیا ہے اور وہ بچی جہاں تک بھی تعلیم حاصل کرے اس کی تعلیم free کرنے کے orders کئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ غالباً 10 ہزار روپے اس کی امداد کا اعلان کیا گیا ہے لیکن محترمہ کا اور ہاؤس کا جو concern ہے اور اس دن آپ نے بھی بات کی تھی وہ میں نے وہاں تک پہنچایا ہے کہ اس 10 ہزار کی امداد کو تھوڑا سا بڑھا دیا جائے تو انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اس کو بڑھا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، شکریہ۔ جی، Leader of the Opposition

قائدِ حزبِ اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں لاء منسٹر کی بات پر تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو انہوں نے ابھی ارشاد فرمایا کہ آپ کا نشان کیا مٹانا، آپ کا نام و نشان مٹ چکا ہے۔ میں تعداد کے لحاظ سے بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلی دفعہ ان کے 16/15 ممبرز تھے تو اس کو کبھی نام و نشان مٹانے کے حوالے سے نہیں لیا گیا تھا۔ وہاں سے یہ 90 تک پہنچے ہیں، ہم نے تو 70 سے

آگے جانا ہے۔ یہ 16 سے 90 تک پہنچ سکتے ہیں تو 70 سے آگے کتنے جا سکتے ہیں اس کا ذرا حساب رکھئے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ تکبر ہی ہے جس نے ابھی تک انہیں 400 میں سے 100 تک ہی محدود رکھا ہوا ہے جو سیٹیں یہاں ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میرے ساتھی نے یہ جو Food Support Programme کی بات کی ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ اس میں لکھا گیا ہے کہ امیدوار صوبائی اسمبلی، امیدوار کئی حلقوں میں 20/20, 15/15 ہیں کس کو deprive of کریں گے اور ایک میرے ساتھ میاں شفیع صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں جن کا پی پی۔ 288 ہے ان کے (ن) لیگ کے نمائندے کے 423 ووٹ تھے اور اس کو 3 ہزار فارم دیئے گئے ہیں۔ میں صرف اسی حوالے سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: مجھے بھی پھر پیچھے جانا پڑے گا کیونکہ میں بھی کچھ باتوں کو جانتا ہوں۔(قطع کلامیاں) میں بتاتا ہوں جو آپ کی کارروائی ہے، مجھے بتانے دیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں پہلے اپنی بات مکمل کر لوں۔ یہ آپ کا استحقاق ہی نہیں ہے۔ اس ہاؤس کے اندر آپ کا ہر قسم کا حکم ہے۔ ہم ان میں سے نہیں ہیں جو آپ کے conduct کو challenge کریں گے۔ آپ جو بھی ارشاد فرمائیں گے وہ آپ کے conduct کا حصہ اور آپ کا حکم سمجھتے ہوئے اس کو قبول کریں گے لیکن ہم نے اپنی معروضات پیش کر دیں کہ جو سلیقہ، جو طریقہ اور جو روایات ہیں، جو ایک جمہوری language ہے، جو جمہوری لہجہ ہے اسی کو اپنایا جائے ورنہ اسی لہجے اور انہی الفاظ میں جواب دینا آتا ہے لیکن ہم نہیں دیں گے کیونکہ ہماری سیاسی تربیت اس طرح کی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی مہربانی ہے، آپ کی مہربانی ہے۔(قطع کلامیاں)

نہیں، نہیں۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ میں ابھی بول رہا ہوں۔ مجھے ان کی بات کا تھوڑا سا جواب دے لینے دیں۔ میں رانا صاحب یا چودھری صاحب سے کوئی اختلاف نہیں کر رہا، میں تو اپنی پچھلی بات بتانا چاہتا ہوں جو مجھے آپ کی حکومت کے ہوتے ہوئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

دیکھیں! پنجاب کے 35 اضلاع میں سے میرا چھوٹا بھائی خوش قسمتی سے ضلع کا ناظم بن گیا لیکن جو سلوک اس ضلع کے ساتھ آپ نے پچھلے tenure میں کیا ہے اس کی مثال شاید پنجاب میں اور کہیں نہ مل پائے۔(شیم، شیم)

میں پھر بھی موجودہ حکومت کے تمام متعلقہ افراد اور ذمہ داران سے یہی گزارش کروں گا کہ بھئی! ان کا خیال رکھا جائے، ان کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہئے۔ پچھلے دور میں انہوں نے لوگوں کے ساتھ جو زیادتیاں کی ہیں ان کو چھوڑ کر اچھی روایت قائم کریں۔ شکریہ

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی ہمارے فاضل ممبر نے Food Stamps کے حوالے سے بات کی ہے تو میں ان کی یادداشت کو درست کرنا چاہتی ہوں کہ الیکشن سے پہلے ان کے وزیراعلیٰ نے اپنی تصویروں کے ساتھ ڈاک کے ذریعے لوگوں کے گھروں میں پندرہ پندرہ سو روپے بھجوائے تھے تو انھوں نے اپنی پارٹی کو مضبوط کرنے کی کوشش کی یا ہم لوگوں نے کی ہے؟

جناب سپیکر: میرے علم میں یہ بات بھی ہے کہ کئی ایسے لوگ بھی تھے جو مستحق نہیں تھے۔

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: انھوں نے اپنے امیدواروں کو مضبوط کرنے کے لئے یہ حربے استعمال کئے، کیا انھوں نے اپنی جیب سے وہ پیسے دیئے تھے؟

جناب سپیکر: جس بات سے قومی نقصان ہوتا ہو میرے خیال میں وہ بات نہیں کرنی چاہئے۔ آپ کو اب اچھی روایات اپنانی چاہئیں۔

وزیر برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کامران مائیکل صاحب!

وزیر برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی قائد حزب اختلاف نے یہ بات کہی ہے کہ Food Stamps Scheme کا انعقاد گورنمنٹ کے امیدواروں کو مضبوط کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور ہم ان کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ پنجاب کے 35 اضلاع میں اور ہر صوبائی حلقے میں جہاں کہیں بھی الیکشن ہوا ہے اور وہاں سے لوگوں نے ووٹ لئے ہیں اس علاقے میں جو نادار اور مستحق لوگ ہیں ان تک اس کے ثمرات ضرور پہنچیں گے خواہ وہاں سے مسلم لیگ (ق) کا بندہ جیتا ہے، مسلم لیگ (ن) کا جیتا ہے یا پاکستان پیپلز پارٹی کا جیتا ہے۔ ہم نے تو پنجاب کے نادار لوگوں کو، پسے ہوئے طبقے کو Food Stamps Scheme کے ذریعے تقویت دینی ہے اور ان کی دادرسی کے عمل کو یقینی بنانا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

انجینئر شہزاد الٰہی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، انجینئر شہزاد الٰہی صاحب!

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! بڑی اچھی بات ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ ہم پنجاب کے تمام اضلاع میں بلاتفریق ہر ایک کو ایک ایک ہزار روپیہ دیں گے لیکن آپ اخبار کا تراشا دیکھیں۔ یہ ان مظلوموں کی بات کر رہے ہیں جو اپنا علاج نہیں کروا سکتے۔ یہ اپنے کارکنوں کو ایک ایک ہزار روپیہ تو دے رہے ہیں لیکن ان کو جا کر دیکھیں جو صرف علاج کی غرض سے بیت المال جاتے ہیں اور بیت المال والے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں جبکہ پچھلے دور میں 500 ملین روپے بیت المال کے پاس تھے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! میرا تعلق مسیحی برادری سے ہے۔ میرے لوگ جب ہسپتالوں میں جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ یہاں پر زکوٰۃ واجب ہو سکتی ہے لیکن ہمیں زکوٰۃ واجب نہیں۔ جب میرے لوگ بیت المال جاتے ہیں تو وہاں کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔ میرے مسیحی بھائی جو مسلم لیگ (ق) سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے یہاں پر Food Stamps Scheme کے متعلق اور دوسری باتیں کی ہیں۔ اس کے بارے میں شاعر کہتا ہے کہ:

تم نے ہر کھیت میں انسانوں کے سر بوئے ہیں
اب زمین خون اگلتی ہے تو شکوہ کیسا

جناب سپیکر! میرا فیصل آباد سے تعلق ہے اور میں بھی مسیحی برادری سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہتا ہوں کہ مسلم لیگ (ق) کے جو ممبر تھے انھوں نے پوری گلی میں پائپ ڈلوائے اور جہاں سے میرا گھر شروع ہوتا ہے اس کے ساتھ دو چرچ ہیں وہاں پر دو پائپ چھوڑ دیئے۔ آج ان کی وجہ سے وہاں پر نہ صرف ہیپاٹائٹس (سی) پھیل رہا ہے بلکہ لوگ کثافت زدہ پانی پی رہے ہیں۔ ان کو پانچ سالوں میں نوازا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اگر انھوں نے کچھ ایسے غلط کام کئے ہیں تو آپ اچھے کام کریں تاکہ لوگ آپ کو یاد رکھیں۔ شکریہ

پیر محمد اشرف رسول: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ Food Stamps کی بات کر رہے ہیں۔ میں آپ کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ تحصیل فیروز والا میں ایک sports city جناب مونس الٰہی اور سابق وزیر اعلیٰ نے بنوایا، 10 لاکھ روپے کی زمین acquire کر کے باہر کے لوگوں کو دو دو کروڑ روپے میں بیچ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ جو بحث یہاں پر چل نکلی ہے، یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک اچھے پروگرام پر اس طرح بات کر رہے ہیں۔ یہ 22۔ارب روپے کا بجٹ جو یہاں پر پاس کیا گیا ہے یہ purely غریب لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہ ہر شخص کو دیا جا رہا ہے اور اس میں کوئی تمیز نہیں کی جا رہی کہ یہ (ق) لیگ کا ہے، (ن) لیگ کا ہے یا پیپلز پارٹی کا ہے۔ (قطع کلامیاں)

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ خود بات کرتے ہیں اور سننا پسند نہیں کرتے۔ میں انھیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں خاص طور پر مسیحی برادری کو accommodate کیا جا رہا ہے اور بغیر تمیز کے کیا جا رہا ہے۔ ان لوگوں نے تو خود مال کھایا ہے۔ یہ پہلی دفعہ غریب لوگوں تک جا رہا ہے تو ان کو یہ تکلیف ہے کہ ہماری تجوریوں میں کیوں نہیں آ رہا اور ادھر کیوں جا رہا ہے۔ یہ غریبوں کی بات کریں۔ سب کو مل رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی۔ آپ اچھے کام کرتے چلے جائیں جو بھی اس کو غلط کہتا ہے وہ خود بخود رک جائے گا۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں قرارداد مذمت پیش کرنا چاہتا ہوں۔

سوالات (محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اس وقت وقفہ سوالات ہے۔ اس کے بعد پھر شاید آپ کو وقت مل جائے۔ ایسے مناسب نہیں ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: سوال نمبر 159۔

ضلع لاہور میں ویٹرنری ہسپتالوں / مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*159: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے ویٹرنری ہسپتال / مراکز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان اداروں میں تعینات عملہ کی تعداد علیحدہ علیحدہ مرکز کے حوالے سے کیا ہے؟

(ج) ان اداروں میں روزانہ اوسطاً کتنے جانور علاج کے لئے لائے جاتے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع لاہور میں کل 24 ویٹرنری ہسپتال اور 26 ویٹرنری سنٹر واقع ہیں جو درج ذیل ہیں۔

سول ویٹرنری ہسپتال:-

1۔ رائے ونڈ 2۔ شاکے بھٹیاں، 3۔ مل، 4۔ مانگا منڈی، 5۔ چوہنگ، 6۔ نیاز بیگ،
7۔ علی رضا آباد، 8۔ جیا بگا 9۔ رکھ چندرائے، 10۔ آر۔اے بازار 11۔ ہیر،
12۔ پھنگالی، 13۔ برکی، 14۔ ہڈیارہ، 15۔ گھونڈ، 16۔ پڑھانہ، 17۔ منہالہ،
18۔ تقی پور، 19۔ جلو، 20۔ ہربنس پورہ، 21۔ بھسین 22۔ ہانڈو گجراں
23۔ شاہدرہ 24۔ کاہنہ نو۔

سول ویٹرنری سنٹر:-

1-دولو خورد، 2-مراکہ، 3-رنگیل پور، 4-آرائیاں 5- گجو متہ، 6- بھبے جھگیاں،
7۔ لکھوڈیر، 8-اٹاری سروبا، 9-شاہ پور کانجراں، 10-ہلو کی، 11-لدھر، 12-مناواں،
13-ڈوگرائے، 14-پانڈو کی، 15-نروڑ، 16-پاجیاں، 17-واہگہ پنڈ،

18-جاہمن، 19-اعوان ڈھائیانوالا، 20 -لکھوکی، 21-کاچھا، 22-قریشی والا
23-کماہاں، 24-پانڈیاں والا، 25-لدھیکی اوچے، 26-جمرو پور،

(ب) ان اداروں میں تعینات عملہ کی تعداد کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں اوسطاً 12 سے 15 جانور علاج و معالجہ کے لئے لائے جاتے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال یہ تھا کہ ضلع لاہور میں کل کتنے ویٹرنری ہسپتال اور مراکز ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟ اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح آپ بھی جانتے ہیں کہ پنجاب کے لوگوں کی معاشی زندگی پر جانوروں کا بڑا اثر ہے اور خاص طور پر پورے پورے خاندان جانوروں پر پرورش پاتے ہیں۔ جیسے جانوروں کی صحت کا انحصار ان خاندانوں سے تعلق رکھتا ہے اسی طرح ہمارے لاہور میں رہنے والے لوگوں کی صحت کا تعلق بھی جانوروں کی صحت سے ہے۔ جز (الف) کے جواب میں ایک لسٹ دی گئی ہے کہ ویٹرنری سنٹرز اور ہسپتال 50 ہیں۔ اس لسٹ میں شاہدرہ کے سنٹر کا بھی ذکر ہے تو اس سنٹر میں کوئی بھی ڈاکٹر صاحب موجود نہیں حالانکہ وہ بہت اہم سنٹر ہے جو کم از کم پچاس ساٹھ دیہاتوں کو cover کرتا ہے۔ پھنگالی سنٹر میں بھی کوئی ڈاکٹر موجود نہیں ہے۔ اس کے علاوہ سنٹروں کی جو لسٹ دی گئی ہے اس میں سے کوئی چھ سنٹر ایسے ہیں جہاں پر کوئی عملہ تعینات نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان سے یہ پوچھیں کہ یہ فلاں سنٹر ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں کہ ان سنٹروں میں عملے کی تعیناتی کا جو بتایا گیا ہے صرف ایک آدمی کا بتایا گیا ہے۔ وہاں پر کوئی چوکیدار نہیں ہے، کوئی صفائی والا نہیں ہے صرف ایک آفیسر کا بتایا گیا ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر عملہ ہی نہیں ہے ان کو یہ کس طرح manage کرتے ہیں؟ دوسرا یہ بتادیں کہ ایک سنٹر میں صرف ایک ہی آدمی ہے۔ کیا وہی آدمی صفائی کرتا ہے، وہی چوکیدارا کرتا ہے اور وہی جانوروں کو چیک کرتا ہے اس کا ذرا جواب دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میرے دوست نے جو ضمنی سوال کیا ہے تو ہمارے پاس 24 مرکز ہسپتال ہیں ان میں صرف

شاہدرہ اور پھنگالی میں ڈاکٹر نہیں ہیں باقی ہر ہسپتال میں ہمارے افسر موجود ہیں۔اگر یہ کوئی نشاندہی کردیں اور مجھے لکھ کر دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ پوسٹ fill ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی نشاندہی کریں۔

میاں نصیر احمد: نشاندہی کی تو ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ان کو کوئی particular بتائیں۔

شیخ علاؤالدین: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب ضمنی سوال پر ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ یہ جتنے سنٹرز ہیں کیا ان میں لوگوں کو جو سہولیات دی جارہی ہیں ان سے دوائیوں کے کوئی پیسے لئے جارہے ہیں؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ان سنٹرز میں 12 سے 15 جانور آتے ہیں اور ہر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اپنی فیس مقرر کرتی ہے لیکن لاہور میں پچاس پیسے فی جانور فیس ہے اور دوائیاں بھی ہر سنٹر پر موجود ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا محترم منسٹر صاحب سے سوال کرنے کا مقصد یہ تھا اور میں توجہ دلانا چاہتا تھا کہ جانور چونکہ بھاری بھر کم شے ہوتی ہے اور لوگ ان کو سنٹرز پر نہیں لا سکتے۔ وہاں سنٹرز سے لوگوں کو جانوروں کو چیک کرنے کے لئے جانا پڑتا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ان 20 سنٹرز پر صرف ایک آدمی تعینات ہے تو وہ اس کو کس طرح manage کرتے ہیں؟ کیونکہ پورے سنٹر کو چلانے کے لئے صرف ایک آدمی ہے، وہاں صفائی والا ہے، چوکیدار ہے اور نہ ہی کوئی ڈاکٹر ہے۔

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میرے بھائی نے 20 سنٹرز کا ذکر کیا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ہمارے لاہور میں 24 سنٹرز ہیں۔ ان میں ویٹرنری آفیسرز کی تعداد اس طرح سے ہے کہ ہر سنٹر پر ایک ڈاکٹر ہے، ویٹرنری اسسٹنٹ ایک ہے اور درجہ چہارم کی تعداد تین ہے۔ سٹاف پورا ہے لیکن اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کسی سنٹر میں سٹاف کی کمی ہے تو مجھے اس کی نشاندہی کریں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس لسٹ کے نیچے ایک اور لسٹ ہے جو انہوں نے خود دی ہے جس میں ویٹرنری سنٹرز کا ذکر ہے اور وہاں پر صرف ایک بندہ ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ان سے کوئی particular سنٹر کا پوچھیں۔

میاں نصیر احمد: انہوں نے پوری لسٹ دی ہے جس میں صرف ایک آدمی تعینات ہے۔ یہ اسے خود دیکھ لیں۔

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میری اس میں گزارش یہ ہے کہ جہاں ہمارے ویٹرنری سنٹرز ہیں ان میں ویٹرنری اسسٹنٹ بھی کام کرتے ہیں جن کو محکمے کی طرف سے موٹر سائیکلیں فراہم کی گئی ہیں۔ وہ مویشی پالوں کے گھر جا کر وہاں جانوروں کو حفاظتی ٹیکے لگاتے ہیں اور انہیں first aid مہیا کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں specific سنٹر کا ذکر کرنے لگا ہوں۔ تمام سنٹرز کا یہی حال ہے لیکن نیاز بیگ میں ایک سنٹر ہے وہاں پر ایک ڈاکٹر باقر صاحب ہیں جن کے بارے میں، میں منسٹر صاحب کے علم میں لانا چاہتا ہوں اور ان سے سوال کرتا ہوں کہ ان کی کم از کم فیس 200 روپے ہے اور جو وہ دوائیاں دیتے ہیں وہ exorbitant ریٹ پر دیتے ہیں اور اس سے تقریباً پچاس فیصد جانور تو مر ہی جاتے ہیں، زندہ نہیں رہتے۔ کیونکہ جن بیچارے لوگوں کے یہ جانور ہوتے ہیں وہ زیادہ تر ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کا ان جانوروں کے اوپر گزر بسر ہوتا ہے۔ ان سنٹرز پر تعینات زیادہ تر ڈاکٹرز کرپٹ ہیں، کم از کم دو سو روپے ان کی فیس ہے اور دوائیاں بھی اپنے پاس سے ہی پیش کرتے ہیں اور وہ دوائیاں بھی زیادہ تر samples ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں وہی بتانے لگا ہوں۔ منسٹر صاحب نے ابھی یہ کہا تھا کہ وہاں پچاس روپے فیس ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ جیسے میں نے specific نیاز بیگ سنٹر کا ذکر کیا ہے تو وہاں پر جو کچھ ہو رہا ہے کیا وہ ان کے علم میں ہے اور وہاں پر کتنی فیس لی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ڈاکٹر باقر صاحب کے بارے میں بتائیں جو انہوں نے پوچھا ہے؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے اپنے ساتھی کو بتایا ہے کہ پچاس پیسے ہے پچاس روپے نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کتنی فیس ہے؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! پچاس پیسے فی پرچی ہے۔

شیخ علاؤالدین: یعنی 199 روپے 50 پیسے کا منافع ہے۔ یہ تو کوئی پانچ ہزار فیصد بنتا ہے۔

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں کہ کس سنٹر میں کرپشن ہو رہی ہے؟ ہماری حکومت کی یہ اولین ترجیح ہے کہ ہم نے کرپٹ افسر کو برداشت نہیں کرنا۔ یہ نشاندہی کر دیں کہ فلاں ڈاکٹر 200 روپے فیس لے رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے categorically آپ کو بتایا ہے لیکن شاید آپ نے سنا نہیں ہے۔ نیاز بیگ سنٹر پر ڈاکٹر باقر صاحب ہیں۔

شیخ علاؤالدین: ایک تو ڈاکٹرز اتنی فیس لیتے ہیں لیکن ان کی کوئی ٹرانسفر نہیں ہے اور نہ ہی ان کا کوئی مانیٹرنگ سسٹم ہے۔ میں اس معزز ایوان کے سامنے ثبوت کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ وہ اتنی فیس لیتا ہے اور یہی حالات دوسرے سنٹرز کے ہیں جیسے میاں نصیر صاحب نے کہا ہے کہ ایک ایک آدمی ہے۔ آپ بتائیے کہ جس بندے کی ایک گائے یا بھینس ہے وہ دو سو روپے فیس دے اور ہزار دو ہزار کی دوائیاں لے۔ یہاں تو لوگ اپنے لئے دوائی نہیں لے سکتے تو اس کا پھر practicularly لوگوں کو کیا فائدہ ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا گورنمنٹ ان کو مفت دوائیاں دے سکتی ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ بھی کہتا ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ جو لوگ دو سو روپے صرف چیک کرنے کی فیس لے رہے ہیں ان سے کیا بھلائی کی امید ہے؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس میں "maxef" وافر مقدار میں ہے۔ چونکہ اب برسات کا موسم ہے اور آج کل دو بیماریاں ہیں۔ ایک منہ کھر ہے جس کی بوتل 456 روپے کی ملتی ہے اور فی جانوران پر آٹھ روپے لگتے ہیں، میرے خیال میں یہ اتنی بڑی قیمت نہیں ہے۔ اسی طرح ایک اور بیماری ہے جس کے لئے ہم نے S.M.D.V انجکشن دیا ہوا ہے جو ہر سنٹر میں موجود ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ ضمنی سوال پر ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آؤٹ فال / ریٹیگن روڈ پر موجود ویٹرنری ہسپتال المشہور گھوڑا ہسپتال جس کے ساتھ یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز منسلک ہے اس کا ذکر یہاں پر نہیں کیا گیا، کیا وہ محکمہ اس کے under نہیں آتا؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ان ہسپتالوں میں تعینات ویٹرنری اسسٹنٹس نے اپنے پرائیویٹ کلینکس کھول رکھے ہیں اور وہ کیسز اپنے کلینکس پر refer کر دیتے ہیں، کیا یہ بات صحیح ہے؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس میں ویٹرنری ڈاکٹر یا ڈسپنسر کو حکومت لائسنس جاری نہیں کرتی کیونکہ انہوں نے فارمیسی کا کورس نہیں کیا ہوتا۔ ہم نے منع کیا ہوا ہے کہ وہ پرائیویٹ طور پر کلینک نہ بنائیں۔ اگر انہوں نے ایسا کوئی کلینک کھولا ہوا ہے تو یہ نشاندہی کریں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میں نے گھوڑا ہسپتال کے متعلق سوال پوچھا تھا اور اس کا ذکر انہوں نے اس لسٹ میں نہیں کیا۔ کیا وہ محکمے کے ماتحت نہیں ہے؟ (قطع کلامیاں)

MR. SPEAKER: Order in the House, order in the House.

وزیر خصوصی تعلیم و امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): گھوڑا ہسپتال یونیورسٹی کے تابع ہے اور یونیورسٹی اس کی نگرانی کرتی ہے اور وہی اس سے پوچھ سکتی ہے۔ یہ صوبائی حکومت کے تابع نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا یہ محکمے کے under ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ یہ محکمے کے under ہے یا نہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ وزیر موصوف کی اس حوالے سے تیاری نہیں ہے۔ انہیں عام سوالات کے جوابات کا بھی پتا نہیں ہے۔ براہ مہربانی اس کو seriously لیا جائے۔

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اگر یہ fresh question کریں تو اس کا جواب منگوا لیتے ہیں اور پھر تفصیل بتا دیں گے۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: محکمے نے جواب دیا ہے کہ ان اداروں میں اوسطاً 12 سے 15 جانوروں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تقریباً چھ سو سے ساڑھے چھ سو جانوروں کا علاج معالجہ کیا

جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ تعداد کافی ہے یا اس کے لئے کچھ اقدامات کئے جا رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ جانور علاج معالجے کے لئے آ سکیں؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ تو بیماری پر منحصر ہوتا ہے کہ کتنے جانور بیمار ہوتے ہیں اور کتنے مرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا ارشد صاحب۔ اگر آپ نے ضمنی سوال پوچھنا ہے تو پوچھیں ورنہ میں اگلے سوال پر جا رہا ہوں۔

رانا محمد ارشد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ پچھلے دور میں جس طرح بجلی کا بحران پیدا ہوا اسی طرح دودھ کا بحران بھی پیدا ہو گیا ہے اور دودھ جو 12/10 روپے کلو تھا اب وہ پچاس روپے تک فروخت ہو رہا ہے۔ اسی طرح پچھلے دور میں گوشت کی قیمتیں بھی بڑھی ہیں۔ جو پچھلے دور میں ہوتا رہا ہے ہم اس کو چھوڑیں، ہماری حکومت کو اس کی پلاننگ کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ یہ تو تجاویز دے رہے ہیں۔

رانا محمد ارشد: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہماری حکومت اس کی پلاننگ کر رہی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔ اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: سوال نمبر 210 ہے۔

صوبہ پنجاب و ضلع شیخوپورہ میں مویشی پال فارمز کی صورتحال

*210: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں حکومت کے زیر کنٹرول مویشی پال فارم کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع شیخوپورہ میں سال 2003-07 کے دوران حکومت نے کتنے نئے مویشی پال فارم کہاں کہاں قائم کئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ضلع شیخوپورہ میں مزید مویشی پال فارم قائم کرنے کو تیار ہے تاکہ ضلع میں بڑھتی ہوئی گوشت کی ضرورت کو پورا کیا جا سکے اور قیمت پر بھی کنٹرول ہو سکے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) صوبے میں حکومت کے زیر کنٹرول مندرجہ ذیل 22 مویشی پال فارم ہیں:۔

نمبر شمار	نام فارم	مقام
1-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں خضرآباد	ضلع سرگودھا
2-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں خوشاب	ضلع خوشاب
3-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں رکھ غلاماں	ضلع بھکر
4-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں فاضل پور	ضلع راجن پور
5-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں شیر گڑھ	ضلع اوکاڑہ
6-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں درکھانہ	ضلع جھنگ
7-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں شاہ جیونہ	ضلع جھنگ
8-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں کوٹ امیر شاہ	ضلع جھنگ
9-	گورنمنٹ لائیوسٹاک فارم کلورکوٹ	ضلع بھکر
10-	گورنمنٹ لائیوسٹاک فارم رکھ ماہنی	ضلع بھکر
11-	گورنمنٹ لائیوسٹاک فارم جوگیت پیر	ضلع بہاول پور
12-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں رکھ ڈیرہ چاہل	ضلع لاہور
13-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں بہادر نگر	ضلع اوکاڑہ
14-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں بھونیکی (پتوکی)	ضلع قصور
15-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں ہارون آباد	ضلع بہاولنگر
16-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں چک کٹورہ (حاصل پور)	ضلع بہاول پور
17-	بارانی لائیوسٹاک پروڈکشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کھیری مورت تحصیل فتح جنگ	ضلع اٹک
18-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں اللہ داد	ضلع خانیوال
19-	گورنمنٹ انگورہ گوٹ فارم خیرے والا	ضلع لیہ
20-	گورنمنٹ فائن وول شیپ فارم 205 ٹی ڈی اے	ضلع بھکر
21-	گورنمنٹ تجرباتی فارم جہانگیر آباد	ضلع خانیوال
22-	گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں قادر آباد	ضلع ساہیوال

(ب) 07-2003 کے دوران ضلع شیخوپورہ میں کوئی فارم قائم نہیں کیا گیا۔

(ج) جی ہاں! اگر حکومت فارم بنانے کے لئے مناسب جگہ مہیا کر سکتی ہے تو ضلع شیخوپورہ میں مویشی پال فارم قائم کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! انہوں نے مویشی پال فارم کی تعداد 22 بتائی ہے۔ پنجاب میں 36 اضلاع ہیں اور ان کے لئے 22 مویشی فارم دیئے گئے ہیں۔ ایک ضلع میں تو چار چار فارم بنا دیئے گئے ہیں اور کچھ اضلاع ایسے ہیں جہاں پر کوئی مویشی فارم نہیں بنایا گیا۔ گوشت اور دودھ کی ضرورت ہر انسان کو ہے۔ میری تجویز تو یہ تھی کہ گوشت اور دودھ کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لئے کیا حکومت تحصیل کی سطح پر بھی کوئی مویشی فارم بنا رہی ہے؟ میں نے ان سے ایک سوال اور پوچھا تھا کہ کیا ضلع شیخوپورہ میں بھی مویشی فارم قائم ہیں۔ وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ وہاں نہ تو انسانوں کو گوشت کھانے کا شوق ہے اور نہ ہی دودھ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں کرتے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! یہ حیرت کی بات ہے کہ ضلع شیخوپورہ جو اتنا بڑا ضلع تھا اس کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ضلع ننکانہ بنایا گیا ہے۔ وہاں پر نہ تو کوئی مویشی فارم ہے جس میں جانوروں کو پال کر تازہ، اچھا اور صحت مند گوشت حاصل کیا جا سکے۔ یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ یہاں پر پچھلے دس سالوں میں بالکل اس چیز پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ جتنے مویشی فارم تھے اتنے کے اتنے ہی رہے۔ جانور کم ہونے کی وجہ سے گوشت کی پیداوار بھی کم ہوئی اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اپنے ہمسایہ ملک سے گوشت منگوانا پڑتا ہے۔ وہ گوشت تازہ نہیں ہوتا، باسی گوشت ہوتا ہے، بیمار جانوروں کا گوشت ہوتا ہے اور جھٹکے والا گوشت ہوتا ہے جو کہ مذہبی نکتہ نظر سے غلط ہے، وہ گوشت ہمارے ملک میں سپلائی کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں اس سے بڑی شرم کی کوئی اور بات نہیں ہے کہ ہم اپنے ملک میں وہ کام نہیں کر سکتے؟ ہم اپنے ملک میں مویشی فارم کیوں نہیں بناتے جہاں سے ہم بہتر طریقے سے جانوروں کا گوشت حاصل کر سکیں؟ ہم ہمسایہ ملکوں سے گوشت تو لیتے ہیں، ہم تو پیاز اور آلو تک بھی اپنے ہمسایہ ملک سے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نہایت ہی ادب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس ملک کی آپ بات کر رہی ہیں وہاں سے کچھ مہمان یہاں پر باکس میں تشریف فرما ہیں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں یہ نہیں کہتا۔ آپ نے اچھی باتیں کی ہیں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! وہاں سے جھٹکے والا گوشت آتا ہے میں یہ حلفاً کہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا نہیں ہے، وہ وہاں سے گوشت نہیں لیتے ہیں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: مجھے پتا ہے کہ وہاں سے گوشت آتا ہے۔ میں یہی بات کہنا چاہوں گی کہ یہ جو مویشی فارم ہیں یہ ضلع کی سطح پر ہر جگہ بنائے گئے ہیں مگر ضلع شیخوپورہ کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا ہے۔ شاید اس لئے کہ وہاں کا کوئی وزیر نہیں ہے۔ پچھلی حکومتوں میں بھی ضلع شیخوپورہ سے کوئی وزیر نہیں تھا۔ وہاں پر کسی قسم کا کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ درخواست کروں گی کہ تحصیل کی سطح پر مویشی فارم بنائے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! محترمہ کا ضمنی سوال کیا ہے؟ مجھے وہ بتادیں میں، انہیں جواب دیتا ہوں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے ساتھ امتیازی سلوک کیوں کیا گیا ہے، وہاں پر مویشی فارم کیوں نہیں بنائے گئے؟ میرا ایک سوال یہ ہے کہ یہ فارم تحصیل کی سطح پر بنائے جائیں اور ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ جب آپ مویشی فارم بنائیں گے تو تازہ اور صحت مند گوشت لوگوں کو ملے گا۔ اگر پہلی حکومتوں نے نہیں بنائے تو آپ اس پر کیا توجہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ جو ریسرچ فارم ہیں یہ حکومت کے تجرباتی فارم ہیں۔ یہ پرائیویٹ فارم نہیں ہیں اور شیخوپورہ میں دودھ اور گوشت کے لئے سینکڑوں کے حساب سے پرائیویٹ فارم موجود ہیں۔ دوسری بات میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر ضلعی حکومت زمین فراہم کر دے تو پھر ہم وہاں پر ایک ریسرچ انسٹیٹیوٹ بنا دیتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ضلعی حکومت زمین دے دے یا پھر محترمہ ہمیں سرکاری زمین کی نشاندہی کریں ہم اسے acquire کر کے وہاں پر سنٹر بنا دیتے ہیں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! ضلع شیخوپورہ میں بہت سی اراضی ایسی ہے جو حکومت کی ملکیت ہے اس پر مویشی فارم کیوں نہیں بنایا جاتا؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہر چیز کا ایک procedure ہوتا ہے۔ محترمہ ماشاء اللہ ممبر صوبائی اسمبلی ہیں۔ یہ ڈی سی او کو apply کریں اور زمین acquire کروائیں۔ جب زمین ہمارے محکمے کے نام منتقل ہو جائے گی تو سنٹر بھی بن جائے گا۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! گیارہ سال تک کوئی بھی ایسی تجویز نہیں آئی کہ وہاں پر کوئی ایسا فارم بنایا جائے۔

جناب سپیکر: خواجہ اسلام صاحب تشریف رکھیں، شاہ صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ جی، بی بی! آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! وزیر صاحب ضلع شیخوپورہ میں مویشی فارم قائم کرنے کو تیار ہیں لیکن میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ مویشی فارم تو بہت سے بنے ہیں لیکن جو گھوڑوں کے فارم ہیں ان سے حکومت کو کیا revenue ملتا ہے اور اس سے عوام کو کیا حاصل ہوتا ہے جو اتنے اتنے جاگیر داروں نے گھوڑا پال سکیمیں بنا رکھی ہیں؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ویسے تو یہ سوال fresh بنتا ہے لیکن میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ گھوڑی پال سکیم 1932 میں ختم ہو گئی تھی اور اس سے پہلے ہر ایک گھوڑی پالنے والے کو 50 ایکڑ اراضی دی جاتی تھی لیکن 1932 کے بعد یہ سکیم ختم ہو گئی ہے۔

محترمہ محمودہ چیمہ: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ محمودہ چیمہ: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ مویشی پال فارم صوبہ کے تقریباً ہر ضلع میں ہیں لیکن میں سیالکوٹ ضلع کے بارے میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہاں پر کوئی ایسا فارم نہیں ہے تو کیا وہ زرعی ضلع نہیں ہے یا وہاں کے زمیندار اس قابل نہیں ہیں کہ انہیں ایسی سہولت دی جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں تقریباً 22 کے قریب مویشی پال فارم حکومت کی زیر نگرانی کام کر رہے ہیں۔ اگر محترمہ چاہتی ہیں کہ سیالکوٹ میں بھی ایک سنٹر کھل جائے تو پھر یہ صوبائی حکومت سے request کریں اور land acquire کا ثبوت محکمہ کو دکھا دیں یا زمین محکمے کے نام منتقل کر دیں تو یہ سنٹر کھل جائے گا۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ محترمہ! گورنمنٹ آف پنجاب کو request کریں۔ گورنمنٹ آف پنجاب تو یہ خود ہیں کیونکہ کابینہ اور وزیر اعلیٰ ہی گورنمنٹ ہوتے ہیں اور باقی سرکاری افسران کے نیچے مشینری ہے جو کہ ان کے آرڈرز پر عملدرآمد کرواتی ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ گورنمنٹ آف پنجاب کو request کریں۔ گورنمنٹ آف پنجاب منسٹر صاحب خود ہیں تو میری گزارش ہے کہ یہ اس بات کی خود یقین دہانی کروائیں کہ ہم یہ کام کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! نوانی صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن جب تک یہ black & white نہیں دیں گے اور جب تک ہمیں move نہیں کریں گے تو اس پر ہم کیسے عمل کریں گے؟ یہ ہمیں move کریں اور black & white دیں اور انشاءاللہ تعالیٰ حکومت پنجاب یہ کرنے کو تیار ہے کیونکہ حکومت کا کام خدمت کرنا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مسز چیمہ فرما رہی نیں "سیالکوٹ دے اندر جانوراں دے پالن لئی کوئی فارم بنایا جائے"---

جناب سپیکر: میں نے آپ کو پنجابی میں بولنے کی اجازت نہیں دی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پنجابی میں عرض کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، اب آپ بول لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مسز چیمہ فرما رہی ہیں کہ وہاں پر۔۔۔(قہقہے)

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! شاہ صاحب! پنجابی میں بات کرنے کی اجازت لے کر پنجابی میں بات نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! بات کریں۔

محترمہ شمائلہ رانا: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شمائلہ رانا: میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گی کہ مختلف اضلاع میں مویشی پال فارم بنانے کا بتایا گیا ہے۔ کیا رحیم یار خان میں ابھی تک کوئی ایسا فارم بنایا گیا ہے اور اس کا criteria کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہمارے مویشی پال فارم صوبہ بھر میں 22 ہیں۔ ایک خضر آباد میں ہے جہاں پر ساہیوال نسل کی گائے اور کجلی بھیڑ کی پرورش کرتے ہیں۔ اسی طرح خوشاب میں نیلی بھینس اور اسی طرح رکھ غلاماں میں نیلی بھینس اور دوغلی گائے جو جرسی کے ساتھ cross ہوتی ہے۔ اسی طرح۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کون سی بات کر رہے ہیں۔ ایسی بات تو انہوں نے آپ سے نہیں پوچھی؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ایک تو وہاں پر زمین ہو اور وہاں پر باقاعدہ عملہ جا کر ان تمام مویشیوں کی نگرانی کرتا ہے اور ہمارے پاس چھ مراکز ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے یہ کام کہاں سے شروع کر دیا ہے۔ ابھی میں اس سوال پر گیا ہی نہیں ہوں اور ضمنی سوال کیا گیا ہے۔ وہ سوال آپ سے کیا پوچھ رہے ہیں اور آپ جواب کیا دے رہے ہیں؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! مائیک کی وجہ سے ان کے سوال کے بارے میں مجھے صحیح طرح سمجھ نہیں آئی۔ وہ اپنا سوال دوبارہ کر دیں۔

محترمہ شمائلہ رانا: جناب سپیکر! میں نے ان سے فارم بنانے کا criteria پوچھا ہے کہ کس طرح فارم بنائے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ یہ پوچھ رہی ہیں کہ مویشی پال فارم کس criteria کے تحت بناتے ہیں، رحیم یار خان کے بارے میں بھی پوچھا گیا ہے؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ فارم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک پرائیویٹ ہوتے ہیں جو کہ عام آدمی بناتے ہیں اور دوسرے حکومت بناتی ہے۔ یہ بتائیں کہ کس کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ شمائلہ رانا: گورنمنٹ کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ بنوانا نہیں چاہتیں بلکہ criteria کی بات کر رہی ہیں کہ اس کا criteria بتائیں؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! سب سے بڑا اور بہترین فارم جہانگیر ترین صاحب کا رحیم یار خان میں بنا ہوا ہے جس کو ماڈل فارم کہا جا سکتا ہے۔ ملک کی بہترین بھینس اور گائے کی نسلیں جس علاقہ میں زیادہ ہوں، ان پر ریسرچ کرنے کے لئے۔۔۔

چودھری عبداللہ یوسف: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگر ضمنی سوال ہے تو یہ آخری سوال ہو گا۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ڈیری ڈویلپمنٹ اور حیوانات کے خالصتاً کسانوں اور زمینداروں اور دیہی آبادی سے متعلقہ سوالات ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ یہاں پر بھینس کا دودھ پینے والے بار بار سوال پوچھ رہے ہیں اور ہماری حق تلفی ہو رہی ہے اور یہ ہمارے مسائل ہیں اور ہم نے ان کا حل پوچھنا ہے تو میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ ان میں سے کسی ایک جانور کی نسل کا بتادیں تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔انہوں نے مجھے زبردستی اٹھا کر نیچے پٹخ کر مارا ہے اور خود ضمنی سوال کرنا شروع کر دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران کا استحقاق ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نعوذ باللہ میں ممبران کی کوئی گستاخی نہیں کر رہا۔(قہقہہ)

جناب والا! یہ ہمارا حق ہے اور ہمیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنا حق استعمال کریں ہم آپ کے حق کو روکنا نہیں چاہتے۔اب میں نے فائنل کر دیا ہے کہ ضمنی سوال اپوزیشن بنچوں سے آئے گا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

وزیر مال(حاجی محمد اسحاق): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر مال(حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ruling بھی دی ہوئی تھی کہ سپلیمنٹری سوالات تین ہی ہو سکتے ہیں اس سے زائد نہیں ہو سکتے۔

جناب سپیکر: ان کا یہ آخری سوال ہے۔جی، چودھری صاحب!

چودھری عبداللہ یوسف: جناب سپیکر! میری وزیر امور پروش حیوانات اور ڈیری ڈویلپمنٹ سے گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! غور سے سوال سنیئے گا۔

چودھری عبداللہ یوسف: اگر وہ اپنے سینئر وزیر کی طرح اپنے محکمہ کے متعلق کچھ نہیں جانتے اور ان کو یہ نہیں پتا کہ یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز ان کے محکمہ کے ماتحت ہے یا نہیں تو ان کو استعفیٰ دے دینا چاہئے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! تشریف رکھیں۔یہ آپ کا سوال متعلقہ نہیں ہے۔اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میرے خیال میں اس بات کو چھوڑ دیں، کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آپ ماشاء اللہ دلیر آدمی ہیں، بھاری بھرکم ہیں اور دل گردہ والے ہیں، آپ ایسی باتوں کا نوٹس نہ لیں میرے خیال میں یہ بہتر ہے۔ یہ ان کو خود ہی سمجھ جانا چاہئے اور انہیں ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 222 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ امور پرورش حیوانات میں 2003 تا 2007 بھرتی ہونے والے عملہ کی تعداد و دیگر تفصیل

*222: **محترمہ صغیرہ اسلام:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سابقہ دور حکومت میں محکمہ نے ڈیری ڈویلپمنٹ، پولٹری ریسرچ اور ترقی کے نئے کتنے ادارے کہاں کہاں قائم کئے ہیں؟

(ب) سال 2003 سے قبل محکمہ کے مذکورہ ادارہ جات کہاں کہاں واقع تھے، ضلع وار تفصیل بتائی جائے اور ان میں تعینات عملہ کی تعداد سکیل وار بتائی جائے؟

(ج) 2003 تا 2007 محکمہ میں بھرتی ہونے والے ڈاکٹروں اور عملہ کی تعداد سکیل وار بتائی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ڈائریکٹوریٹ جنرل (توسیع) کے زیر انتظام نظامتوں کے تحت بنائے گئے ڈیری ڈویلپمنٹ اور ترقی کے ادارہ جات کی تفصیل نظامت وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2003 سے قبل محکمہ کے مذکورہ ادارہ جات کی تفصیل نظامت وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 2003تا2007 محکمہ میں بھرتی ہونے والے ڈاکٹرز اور عملہ کی تعداد نظامت وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب سے پوچھا تھا کہ "سابقہ دور حکومت میں محکمہ نے ڈیری ڈویلپمنٹ، پولٹری ریسرچ اور ترقی کے کتنے نئے ادارے کہاں کہاں قائم کئے ہیں؟" منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ پچھلے 11 سال میں تقریباً ڈیری ڈویلپمنٹ، پولٹری ریسرچ اور ترقی کے نئے ادارے کہیں پر بھی نہیں بنے، صرف یہ ہوا ہے کہ پہلے سے جو موجود فارم تھے ان میں مزید سکیمیں منظور کی گئی ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کب تک یونہی قوم کو صرف انہی pages پر ٹرخایا جائے گا؟ کیا حکومت کوئی نئی سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ ایک جگہ پر میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ 2003تا2007 محکمہ میں کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے ڈاکٹر اور عملہ کی تعداد بتائی جائے تو یہاں پر پورے سکیل دے دیئے گئے ہیں لیکن کسی عملہ کی یہاں پر تعداد نہیں لکھی گئی کہ کس سکیل پر کتنی تعداد میں لوگ تعینات ہیں 9،6،5،2 جتنے بھی ہیں، سکیل سب کے دیئے گئے ہیں لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ اس سکیل پر کتنے لوگ ملازم ہیں اور کون کون سے ہیں؟ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھوں گی کہ ان کی اپنے محکمہ کے بارے میں اتنی لاعلمی ہے کہ اتنے لوگ جو ہیں وہ اس کے اوپر totally کام ہی نہیں کر رہے جبکہ لوگوں کو روزگار مہیا نہیں ہے اور یہاں پر پورے کا پورا عملہ غائب ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھوں گی کہ جنہوں نے انہیں یہ پیپر بنا کر دیا ہے ان کے خلاف وہ کیا ایکشن لینا چاہیں گے؟

جناب سپیکر: جی، متعلقہ وزیر!

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! محترمہ نے عملے کی بات کی ہے تو اس وقت 90 افسران سکیل 16 سے اوپر ہیں اور 606 افسران 15 سکیل سے نیچے ہیں۔ یہ contract base پر ہیں اور اسی طرح 49 افسران ریسرچ پر کام کر رہے ہیں وہ ریگولر ہیں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! میں نے ان سے پتوکی institute کے بارے میں پوچھا ہے۔ وہ اس کا جواب دیں۔ یہ Buffalo Research Institute Pattoki ہے جس میں سب کے سکیل تو دیئے گئے ہیں لیکن وہاں پر کون کون اور کتنے آدمی کام کر رہے ہیں یہ نہیں دیا گیا۔

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ان کا سوال یہ نہیں ہے۔ آپ ان کا سوال پڑھ لیں کہ کیا یہی ان کا سوال ہے؟ یہ fresh question ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں ہے۔ یہ انہوں نے سوال کے جواب میں دیا ہوا ہے۔ یہ پتوکی میں Buffalo Research Institute ہے اس میں انہوں نے سب کے سکیل دے دیئے لیکن وہاں پر جو عملہ کام کرتا ہے اس کا کوئی نام نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پورا institute بغیر عملہ کے چل رہا ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جنہوں نے ان کو اتنی نامکمل فہرست مہیا کی ہے ان کے خلاف وہ کیا ایکشن لیں گے؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! محترمہ نشان دہی کریں، اگر کوئی سنٹر موجود ہے اور اس میں افسران نہیں ہیں، محکمہ کے ملازم نہیں ہیں تو ان کے خلاف ایکشن بھی ہو گا اور ان کی اس request پر وہاں بندے بھی تعینات کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

MRS AYESHA JAVED: I am seeking your permission to speak in the English language, I am speaking right now.

جناب سپیکر: جی، آپ اردو میں بات کریں گی۔ میں english میں آپ کی بات نہیں سنوں گا۔

MRS AYESHA JAVED: Sir ! I am seeking your permission.

جناب سپیکر: نہیں، آپ اردو میں بات کریں۔ جو سوال پوچھنا ہے وہ سوال پوچھیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اجازت مانگ رہی ہوں۔ یہ میرا حق ہے کہ میں آپ سے اجازت مانگ سکتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہ محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا اپنا سوال ہے، ان کا ضمنی سوال ہے اور ان کے ضمنی سوال کے بعد آپ کی باری ہے۔

MRS AYESHA JAVED: Thank you!

جناب سپیکر: لیکن آپ نے اردو میں بات کرنی ہے اور مجھے پتا ہے جو بات اصل ہے۔ جی، محترمہ صغیرہ اسلام!

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! منسٹر صاحب میرے انتہائی قابل احترام بھائی ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ میں ان پر کوئی تنقید کر رہی ہوں لیکن میں ان کی اصلاح کے لئے ایک مشورہ دے رہی ہوں کہ جب بھی سوالوں کے جواب آئیں ان کو باقاعدگی سے دیکھا کریں کہ ان میں کہاں پر کیا غلطی ہے ؟ اب دیکھیں! فرض کریں یہاں پر اسمبلی تو ہے لیکن اگر اس کا پورا عملہ غائب ہو تو پھر کس طریقے سے یہ ادارہ چل سکتا ہے ؟ وہ ایک باقاعدہ institute ہے، وہاں پر کوئی آدمی کام ہی نہیں کر رہا اور سکیل سب کے لکھے ہوئے ہیں تو یہ بڑی زیادتی ہے۔ انہیں چاہئے کہ ان کا جو عملہ انہیں جواب لکھ کر دیتا ہے اس کی کم از کم پہلے تیاری کر کے آیا کریں جب آپ کو پتا ہے کہ آپ نے یہاں پر آنا ہے تو تیاری کے ساتھ آیا کریں تاکہ بہتر طریقے سے جواب دے سکیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں شاید آپ کی بات مکمل طور پر صحیح ہو۔ وزیر صاحب! آپ پوری تیاری کر کے آیا کریں۔

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔ یہ پتو کی میں ہمارا Buffalo Research Institute ہے اور وہاں عملہ بھی تعینات ہے اسی طرح ریسرچ سنٹر برائے تحفظ ساہیوال میں بھی عملہ ہے اور جھنگ میں بھی ہے۔ یہ ہمارے پاس 6 سنٹر ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ وہاں عملہ نہیں ہے جبکہ عملہ وہاں پر باقاعدہ موجود ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! اگر یہ کہتے ہیں کہ وہاں پر عملہ موجود ہے تو میرے پاس یہ paper ہیں جو آپ نے ایوان کی میز پر رکھے ہیں یہ تو پورے کا پورا page خالی ہے۔ اس میں سکیل نمبر 2,5,6,9,11,12,17,18,19,20 ہیں اس کے اوپر ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے جو ان پوسٹوں پر کام کر رہا ہو۔

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): اگر آپ کہتی ہیں تو اس کے اوپر انکوائری کروا لیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! چلیں چھوڑ دیں۔ آج ان کے سوالات کا پہلا دن ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! اگر آپ کہتے ہیں تو میں چھوڑ دیتی ہوں۔

محترمہ عائشہ جاوید: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ اردو میں بات کریں گی۔ English میں بات نہیں چلے گی۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب! میں اردو میں بول رہی ہوں۔ Its a very simple question میرا honourable minister صاحب سے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ یہ کہیں کہ بہت ہی آسان سوال ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا honourable Minister صاحب سے یہ سوال ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بہت آسان سوال ہے۔ یہ بات کریں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں اردو بول رہی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، I will not permit you.

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں اردو بول رہی ہوں۔ اردو ہے یہ۔۔۔

جناب سپیکر: I know, I know the reason. لہذا میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: میں اردو بول رہی ہوں۔۔۔

MR. SPEAKER: I will not allow you. I will not allow you. Thank you.

آپ تشریف رکھیں۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اب آپ کے ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! انہوں نے اسمبلی کے floor پر فائل بھیج دی ہے پہلے انہیں کیوں یاد نہیں آیا کہ یہ آدمی اس اس پوسٹ کے اوپر کام کر رہے ہیں۔ جو مجھے کل اسمبلی کے floor پر سے papers ملے ہیں ان کے اوپر کوئی آدمی اس سکیل پر کام نہیں کر رہا تھا اب وہاں سے ان کو ایک

لسٹ بھیجی گئی ہے میرا تو خیال ہے منسٹر صاحب ان سب کو suspend کر دیں جن کی وجہ سے ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: صغیرہ بہن! میرے خیال سے آپ بھی تھوڑی سی نرمی کر دیں۔اس بات کو چھوڑ دیں۔ بڑی مہربانی

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں محترمہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پتوکی میں جو ہمارا Buffalo Research Institute ہے اس میں لیبارٹری اٹنڈنٹ ، نائب قاصد کی 48 پوسٹیں ہیں اور وہاں بندے کام کر رہے ہیں۔ ڈرائیور، مکینک، سٹور کیپر اور کارپینٹر 22 ہیں، لیبارٹری اسسٹنٹ 01 ہے، لیبارٹری اسسٹنٹ، فوٹو گرافر لائیو سٹاک پروڈکشن اسسٹنٹ 41 ہیں اور سٹینو گرافر 01 ہے ، اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر، ویٹرنری آفیسر، لائیو سٹاک پروڈکشن آفیسر 19 ہیں ، ریسرچ آفیسر ،ڈپٹی ڈائریکٹر ،ریسرچ آفیسر سٹیٹ یہ 10 ہیں، ڈاکٹر سینئر ریسرچ آفیسر 2 ہیں اور چیف ریسرچ آفیسر 01 ہے، یہ کل 153 ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا۔ میں منسٹر صاحب اور آپ کے ذریعے سے اس ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہماری بہن صغیرہ اسلام نے یہ بات کی ہے کہ جو گوشت آرہا ہے وہ جھٹکے کا ہے۔ میں صرف ایک مختصر بات بتانا چاہتا ہوں کہ امپورٹ پالیسی کے تحت 1 ہزار آئٹم جن کو انڈیا سے منگوانے کی اجازت ہے گو وہ شرم کا مقام ضرور ہے میری بہن صحیح کہہ رہی تھیں لیکن جو امپورٹ پالیسی کہتی ہے وہ یہ کہتی ہے کہ goat, sheep and camel صرف زندہ جانور آسکتا ہے، ذبح ہونے کے بعد نہیں آسکتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ بات پہلے میں نے ان سے کی تھی۔

شیخ علاؤالدین: جی، جناب سپیکر! چونکہ یہ جواب منسٹر صاحب کو دینا چاہئے تھا لیکن میں نے یہ پیش کیا ہے۔ اب میں دوسرا جو اصل سوال ہے اس کی طرف آتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ چولستان سے ان کا بھی تعلق ہے۔ جب وہاں پر بارشیں نہیں ہوتیں تو وہاں لاکھوں کی تعداد میں جانور مر جاتے ہیں۔

(1) جب وہاں پر خشک سالی ہوتی ہے تو ان جانوروں کے لئے کیا حکومت کوئی بندوبست کر رہی ہے؟

(2) آپ خود بڑے زمیندار ہیں آپ جانتے ہیں کہ دودھ کی جو shelf life ہے وہ زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ ہے تو آدھ گھنٹے سے دودھ کو زیادہ دیر بچانے کے لئے اور یہاں پر جو ملٹی نیشنل کمپنیاں ہمیں دودھ دے رہی ہیں ان کو safe کرنے کے لئے اس میں کھاد ملائی جا رہی ہے، اس میں ڈٹر جنٹ پاؤڈر ملایا جا رہا ہے اور یہ مضر دودھ عوام کو یہاں پر انتہائی مہنگے داموں پہنچایا جا رہا ہے۔ میرے یہ دو سوال ہیں۔ میرا یہ منسٹر صاحب سے دوسرا سوال ہے کہ کیا یہ ان دونوں معاملات پر کچھ کر رہے ہیں جو بہت ضروری ہے؟ بہت شکریہ

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں correction کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پہلے ان کی بات سنیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! چولستان کے حوالے سے پانی کی کمی کے بارے میں شیخ صاحب نے سوال کیا ہے۔ جب کنوؤں میں پانی ختم ہو جاتا ہے تو لائیو سٹاک کی باقاعدہ موبائل ٹیمیں ہر کنویں پر جاتی ہیں اور جو جانور بیمار ہوتا ہے اس کا علاج معالجہ کرتی ہیں اور دودھ کو safe کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے باقاعدہ انہیں 2 لاکھ 74 ہزار کا ایک ٹینک مہیا کیا ہوا ہے اور وہ آسان اقساط پر ہے، اس میں دودھ کم از کم ہزار لٹر آ سکتا ہے اور اس میں دودھ save ہو سکتا ہے، اس میں cooling بھی ہوتی ہے اور وہ بنک گارنٹی کے ذریعے لوگ پیسے کھا جاتے ہیں تو انہوں نے بنیادی طور پر یہ شرط رکھی ہے کہ جو بندہ وہ ٹینک لے گا وہ بنک گارنٹی دے گا اس کا اب بھی ہم نے انتظام کیا ہوا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ شاید انہوں نے بھی یہ scene دیکھا ہو اور شاید آپ نے بھی دیکھا ہو کہ دودھ کے ٹینکر کو دس آدمی آگے سے اور دس آدمی پیچھے سے دھکا لگا رہے ہوتے ہیں، اس کو اکثر ہائی ویز پر ہلا رہے ہوتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیوں ہلا رہے ہوتے ہیں، نہیں تو میں بتاؤں گا کہ وہ اس کو کیوں ہلا رہے ہوتے ہیں؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ ٹینکر loading والے نہیں ہیں۔ یہ ٹینکر اور قسم کے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ بڑا serious معاملہ ہے۔ اس کو ذرا دھیان سے آپ ان کی بات بھی سنیں اور اس پر آپ پوری طرح توجہ بھی دیں اور جو transport آپ کی بنی ہوئی ہے اس کو ذرا کہیں کہ یہ معاملہ بڑی اچھی طرح laboratories میں ٹیسٹ کروا کر اور پھر ان کو اجازت دیں ورنہ یہ نقصان دہ ہے اور یہ صحت کے لئے مضر ہے جو چیزیں بتا رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ سب بات سمجھ گئے ہیں تو منسٹر صاحب کی سمجھ میں کیوں نہیں آ رہا کہ اس میں کیا ملا کر، اس کو ہلا کیوں رہے ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: چھوڑ دیں، میرے خیال میں وہ سمجھ گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: چھوڑ دیا، جناب!

جناب سپیکر: جی محترمہ! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ آسٹریلیا سے گائے کا گوشت، گوشت کی شکل میں بھی منگوایا جاتا رہا ہے اور انڈیا سے بھینس کا گوشت بھی، گوشت کی form میں کٹ کر ذبح ہو کر پاکستان میں آتا رہا ہے تو یہ تھوڑی سی ریکارڈ کی درستی کے لئے میں نے کہا تاکہ میرے knowledge میں جو ہے میں آپ کو بتا دوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایسی بات مجھے نہیں لگتی۔

محترمہ آمنہ الفت: جی، بالکل ہے، بالکل ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اس بارے میں کچھ بتائیں گے؟

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ اس بارے میں fresh question دے دیں، اگر کوئی ایسی بات ہے تو محکمہ سے اس کا جواب لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ یا اللہ!

محترمہ آمنہ الفت: یہ باقاعدہ۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب questions hour ختم ہوا۔ اب ہم ایجنڈے کی دوسری آئٹم پر چلتے ہیں۔

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع بہاولنگر میں ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*300: **محترمہ ثمینہ نوید:** کیا وزیر امور پروش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ علاقہ کی ضرورت یا مویشیوں کی تعداد کے پیش نظر ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری کا قیام عمل میں نہیں لاتا؟

(ب) ضلع بہاولنگر میں ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسریوں کی تعداد کیا ہے اور مویشیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) حکومت نے سال 2002 سے 2007 تک ضلع ہذا میں کتنے نئے ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں قائم کی ہیں؟

(د) ضلع بھر میں ویٹرنری ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تعداد کیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع میں ویٹرنری ڈاکٹرز کی کچھ اسامیاں خالی ہیں نیز جو اسامیاں منظور شدہ ہیں اور ضرورت کے مطابق کم ہیں تو کتنی کم ہیں، مذکورہ اسامیاں کب سے خالی ہیں، حکومت کب تک ان کو پر کردے گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع بہاولنگر میں مویشیوں کی تعداد کے پیش نظر یونین کونسل کی سطح پر ویٹرنری ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(ب) ضلع بہاولنگر میں 21 ویٹرنری ہسپتال، 95 ویٹرنری سنٹرز 81 ویٹرنری ڈسپنسریاں، 5 مراکز جدید نسل کشی حیوانات اور 15 ذیلی مراکز موجود ہیں۔ مال شماری 2006 کے

مطابق جانوروں کی تعداد 6758061 بھینسیں، 543536 گائیں، 195818 بھیڑیں، 957261 بکریاں 2229، گھوڑے 84883 گدھے، 1055 خچر، 4677 اونٹ اور 9770032 مرغیاں ہیں۔

(ج) ضلع بہاولنگر میں 55 ویٹرنری ڈسپنسریاں اور 5 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کی گئی ہیں (ہر تحصیل میں ایک) 55 ویٹرنری ڈسپنسریوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔(Annex.A)

(د) 37 ویٹرنری ڈاکٹرز، 166 ویٹرنری اسسٹنٹ اور 32 اے آئی ٹیکنیشن ہیں۔

(ہ) جی ہاں۔ یہ بھی درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں ویٹرنری ڈاکٹرز کی 60 اسامیاں خالی ہیں نیز کل 97 اسامیاں منظور ہیں مذکورہ اسامیاں 2001 اور جولائی 2007 سے خالی ہیں جو کہ اگلے مالی سال 09-2008 میں پُر کر دی جائیں گی۔

ضلع بہاولنگر میں ویٹرنری ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کی کمی کا مسئلہ

*302: چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاول نگر میں ویٹرنری ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تعداد، مویشیوں کی ضرورت کے حساب سے کم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع بھر میں جو اسامیاں منظور شدہ ہیں وہ مکمل طور پر پُر نہ ہیں اور کافی عرصہ سے خالی ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضرورت کے مطابق ویٹرنری ڈاکٹرز اور دیگر عملہ پورا کرنے اور خالی اسامیوں کو پُر کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ویٹرنری ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کی اسامیاں حکومت کی مروجہ پالیسی کے تحت پُر کی جارہی ہیں-

ضلع بہاولنگر میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری کے قیام کا مسئلہ

*304: چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سابق حکومت نے صوبہ بھر میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سابق دور حکومت میں ضلع بہاول نگر میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع بہاول نگر میں مویشیوں کی ضرورت کے مطابق ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کا قیام عمل میں لانے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سابق حکومت نے صوبہ بھر میں 2003 تا 2007، 242 ڈسپنسریاں ترقیاتی منصوبہ سپورٹس سروسز لائیوسٹاک فارمز پائلٹ پراجیکٹ کے تحت قائم کی گئیں-

(ب) درست نہ ہے-

(ج) جی ہاں! ضرورت کے مطابق ضلع بہاولنگر میں متبادل ڈسپنسریوں کا سپورٹس سروسز برائے لائیوسٹاک فارمز کا فیز-II کے تحت قیام عمل میں لایا گیا ہے-

ویٹرنری اسسٹنٹ بی-پی-ایس 6 کو بنیادی سکیل 10 دینے کا معاملہ

*344: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ویٹرنری اسسٹنٹ سکیل نمبر 6 میں بھرتی ہوتا ہے اور اسی سکیل میں ریٹائر ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میڈیکل ڈسپنسروں کی طرح ویٹرنری اسسٹنٹ کو میڈیکل ویٹرنری سٹور کھولنے کی اجازت نہ ہے، اگر ہاں تو اسکی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا حکومت ویٹرنری اسسٹنٹ کو ان کی سروس کے لحاظ سے 50 فی صد اسامیوں کو بنیادی سکیل 10 دینے کے لئے تیار ہے، توکب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ویٹرنری اسسٹنٹ کو جو کہ سکیل نمبر 6 اور 9 میں کام کرتے تھے کو حکومت پنجاب کے مراسلہ نمبر SOE-III/L&DD/-6-39/2007 مورخہ 14-1-2008 کے تحت بالترتیب سکیل نمبر 9 اور 11 میں اپ گریڈ کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) محکمہ امور حیوانات میں کام کرنے والے ویٹرنری اسسٹنٹ کو میڈیکل ڈسپنسروں کی طرح میڈیکل ویٹرنری سٹور کھولنے کی اجازت نہ ہے کیونکہ ان کے موجودہ سلیبس کے مطابق ترجیحاً جانوروں کی بیماریوں اور حفاظتی ٹیکہ جات کے متعلق ہی پڑھایا جاتا ہے انہیں فارماکوپیا کی تعلیم نہیں دی جاتی ہے۔

(ج) نہیں، کیونکہ ان کو پہلے ہی سکیل نمبر 9 اور 11 دیا جا چکا ہے۔

ضلع لاہور میں ویٹرنری ڈسپنسریوں و ہسپتالوں کی تعداد و دیگر معاملات

*345: **محترمہ طلعت یعقوب:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں یہ کہاں کہاں واقع ہیں اور ان میں علیحدہ علیحدہ تعینات عملہ کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں بعض جگہوں پر مزید ڈسپنسریاں کھولنے کی ضرورت ہے، اگر ہاں تو کب تک، کیا مزید ڈسپنسریاں کھول دی جائیں گی، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع لاہور کے ان اداروں کی تفصیل مع تعینات عملہ کی تعداد سکیل وائز لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور میں مزید ڈسپنسریاں کھولنے کی ضرورت ہے اور جونہی ضلعی حکومت لاہور اس کی منظوری دینے کے بعد بجٹ فراہم کر دے گی تو اس منصوبے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع مظفر گڑھ میں کیٹل اٹنڈنٹ (بی۔ایس 2) کی تنخواہوں کی ادائیگی کا مسئلہ

*641: جناب شہزاد رسول خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک پنجاب نے کیٹل اٹنڈنٹ بی۔ایس 2 کی اسامیوں پر افراد ضلع مظفر گڑھ میں 2006 میں کنٹریکٹ پر بھرتی کئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بھرتی شدہ افراد کو جون 2007 تک تنخواہیں ادا کی گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحریری کنٹریکٹ ختم ہونے کے باوجود ان افراد کو نوکریوں پر بحال رکھا گیا اور ان سے مکمل استعداد کے مطابق کام لیا، اگر ہاں تو ان کو پورے سال جولائی 2007 سے جون 2008 تک تنخواہ ادا نہ کرنے کا کیا جواز ہے؟

(د) کیا حکومت ان مظلوم افراد کو عرصہ مذکورہ کی تنخواہ ادا کرنے اور ان کی نوکریوں کو جاری رکھنے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جولائی 2007 سے جون 2008 کی تنخواہ ادا کر دی گئی ہے۔

(د) لائیو سٹاک سپورٹس سروسز پراجیکٹ Phase-I- کے مطابق جس کا Gestation Period 30۔06۔2008 کو ختم ہو گیا ہے رولز کے مطابق 30-06-2008 کے بعد کیٹل اٹنڈنٹ و دیگر ملازمین محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے ملازم نہ ہیں فارغ کر دیئے گئے ہیں۔ تاہم متذکرہ بالا پراجیکٹ کی ealuation ہونا باقی ہے۔

محکمہ لائیو سٹاک کی طرف سے گوشت، دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*776: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ لائیو سٹاک نے لاہور میں گوشت کی پیداوار کو بڑھانے کیلئے 2003 سے اب تک جو اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ب) محکمہ نے دودھ کی پیداوار کو بڑھانے کیلئے 2003 سے اب تک جو اقدامات اٹھائے ان کی تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ج) محکمہ لائیو سٹاک نے لاہور شہر کے ارد گرد کے دیہاتوں میں کسانوں کو دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کیں 2003 سے تاحال تفصیل سال وار فراہم کریں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سال 2004-05، 2005-06 اور 2006-07 میں مندرجہ ذیل سکیموں پر گوشت بڑھانے کے لئے عمل کیا گیا

2004-05

پرویژن آف بیٹر پروڈکٹیو برڈزان رورل ایریاان ڈسٹرکٹ لاہور

2005-06

1- رویژن بیٹر پروڈکٹیو برڈزان رورل ایریاان ڈسٹرکٹ لاہور

2- پرویژن آف آرٹیفیشل انسیمی نیشن فسیلیٹی 5 نمبر کنٹینرز موٹر سائیکلزان لاہور

2006-07

1- پرویژن آف بیٹر پروڈکٹیو برڈزان رورل ایریاان ڈسٹرکٹ لاہور

2- سٹرینتھنگ آف آرٹیفیشل انسیمی نیشن فسیلٹیزان لاہور

2007-08

1- پلائی آف فیومی بر ڈزان رورل ایریاز آف ڈسٹرکٹ لاہور

2- روڈیکٹیو انحانسمنٹ تھرو 100 فیصد ڈیوارمنگ ان ڈسٹرکٹ لاہور

3- سٹرینتھنگ آف آرٹیفیشل انسیمی نیشن فسیلٹیز ان لاہور (08-2006)

4- انحانسمنٹ ان ملک اینڈ میٹ پروڈکشن تھرو بریڈ امپرومنٹ فسیلٹیز بائی اوپننگ 03 نمبرز نیو آرٹیفیشل انسیمی نیشن سنٹرز اینڈ 12 سب سنٹرز ان ڈسٹرکٹ لاہور

(2007-10)

مذکورہ بالا سکیموں سے گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے درآمد شدہ مصنوعی نسل کشی کے 6500 ٹیکہ جات کے ذریعے گوشت والی نسل میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اب تک لگائے گئے 2000 سے زائد ٹیکہ جات سے سالانہ تقریبا 216000 کلو گرام اضافی گوشت پیدا ہوگا جبکہ مرغیوں کے 3500 سے زائد تقسیم شدہ یونٹوں نے بھی دیہی علاقوں میں گوشت کی کمی کو کسی حد تک پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔

گذشتہ سال تین یونین کونسلوں میں 20000 سے زائد جانوروں میں کرم کش ادویات کے استعمال سے فوری طور پر گوشت اور دودھ میں اضافہ ہوا اس سکیم کے پورے ضلع میں جاری رہنے سے کئی گنا اضافہ ممکن ہے۔

(ب) دودھ میں اضافہ کے لئے محکمہ نے درآمد شدہ مصنوعی نسل کشی کے 12000 سے زائد ٹیکہ جات کی سکیم 2010 تک جاری رہے گی اب تک لگائے گئے 3000 سے زائد ٹیکہ جات سے آئندہ تین سال بعد تقریبا 03 لاکھ لیٹر سالانہ اضافی دودھ حاصل ہوگا۔

(ج) محکمہ لائیوسٹاک، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی تمام جاری سکیمیں لاہور شہر اور اس کے اردگرد کے دیہاتوں کے کسانوں کو دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے 2003 سے لے کر اب تک کسانوں کو فائدہ پہنچا رہی ہیں۔

محکمہ لائیو سٹاک کے قیام کے بنیادی مقاصد و دیگر تفصیلات

*839: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کے قیام کے بنیادی مقاصد کیا ہیں؟

(ب) محکمہ نے 2002 سے 2007 تک جو جو انقلابی اقدامات اٹھائے، انکی تفصیل سے سال وائز آگاہ کریں؟

(ج) محکمہ نے ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے 2002 سے آج تک پنجاب کے تمام اضلاع میں جو جو اقدامات اٹھائے، ان سے آگاہ کریں؟

(د) موجودہ حکومت نے لائیو سٹاک کی ترقی کیلئے 2008-09 کے بجٹ میں کتنا فنڈ رکھا؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ نے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1- صوبہ پنجاب میں بڑھتی ہوئی انسانی آبادی کی غذائی ضروریات کا تحفظ بذریعہ حیوانی لحمیات (دودھ، گوشت وانڈے) کی پیداوار میں اضافہ

2- صوبہ میں اعلیٰ نسل کے جانوروں کو گورنمنٹ فارموں پر پالنا اور ان میں نر سانڈوں کا انتخاب کرنا

3- صوبہ میں بیمار جانوروں کا علاج معالجہ کرنا اور ان میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے کے لئے ٹیکہ جات مہیا کرنا

4- صوبہ پنجاب کے ترقی پسند کسانوں کو فنی مشاورت مہیا کرنا تاکہ وہ اپنے فارموں میں بہتری لا سکیں

5- اعلیٰ نسل کے نر سانڈ کا نسل کشی کا بیج مہیا کرنا اور جدید نسل کشی مراکز پر جنسی بیماریوں کا علاج کرنا

6- پنجاب کے کسانوں اور فارمرز حضرات کی تحقیقی مراکز پر لے جاکر تربیت کرنا اور فنی تربیت مہیا کرنا

(ب) اس ضمن میں تحریر ہے کہ مالی سال 2003-04 تا 2006-07 میں مالیتی 459.021 ملین روپے کا ایک منصوبہ " پائلٹ پراجیکٹ - سپورٹس سروسز برائے

لائیوسٹاک فارمرز، فیز-I دریں اضلاع اوکاڑہ، ساہیوال، جھنگ اور مظفر گڑھ "کا اجراکیا گیا جس کے تحت ان اضلاع کی جن یونین کونسلوں میں شفاخانہ حیوانات نہیں تھے ان یونین کونسلوں میں سول ویٹرنری ڈسپنسریاں بنانے کی منظوری دے دی گئی جس کے تحت مندرجہ ذیل سول ویٹرنری ڈسپنسریاں تعمیر کی جاچکی ہیں نیز ان اضلاع کے ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر ایک عدد موبائل ویٹرنری ڈسپنسری کا اجراکیا گیا ہے تاکہ مویشی پال حضرات کو موقع پر جاکر کسی ناگہانی بیماری کی صورت میں علاج معالجہ کی سہولت دی جاسکے:

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد ڈسپنسری	تعداد موبائل ڈسپنسری
1	اوکاڑہ	82	3
2	ساہیوال	49	2
3	جھنگ	50	4
4	مظفر گڑھ	71	4
	میزان	252	13

مالی سال 06-2005 تا 08-2007 میں ایک دوسرا منصوبہ "سپورٹس سروسز برائے لائیوسٹاک فارمرز فیز-II دریں اضلاع گوجرانوالہ، گجرات، چکوال، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور بہاولنگر مالیتی 677.662 ملین روپے کا اجراکیا گیا تھا جس کے تحت ان اضلاع کی جن یونین کونسلوں میں شفاخانہ حیوانات نہیں تھے ان یونین کونسلوں میں سول ویٹرنری ڈسپنسریاں بنانے کی منظوری دی گئی جس کے تحت مندرجہ ذیل سول ویٹرنری ڈسپنسریاں زیر تعمیر ہیں، نیز ان اضلاع کے ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر ایک عدد موبائل ویٹرنری ڈسپنسری کا اجراکیا گیا ہے تاکہ مویشی پال حضرات کو موقع پر جاکر کسی ناگہانی بیماری کی صورت میں علاج معالجہ کی سہولت دی جاسکے:

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد ڈسپنسری	تعداد موبائل ڈسپنسری
1	گوجرانوالہ	54	4
2	گجرات	67	3
3	چکوال	27	4
4	ڈیرہ غازی خان	29	4
5	بہاولپور	40	5
6	بہاولنگر	55	5
	میزان	272	25

ضلع ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ جات میں جہاں ویٹرنری ڈسپنسری تعمیر نہیں کی جاسکتی تھی ان علاقوں میں ایک عدد اضافی موبائل ویٹرنری ڈسپنسری مہیا کی گئی ہے تاکہ جانوروں کو علاج معالجہ کی سہولت میسر ہو سکے۔

مالی سال 07-2006 تا 10-2009 میں ایک تیسرا منصوبہ "سپورٹس سروسز برائے لائیوسٹاک فارمرز فیز-III در یں اضلاع قصور، پاکپتن، شیخوپورہ، حافظ آباد، سرگودھا، لیہ، راولپنڈی اور ننکانہ صاحب" مالیتی 986.016 ملین روپے کا اجرا کیا گیا تھا جس کے تحت ان اضلاع کی جن یونین کونسلوں میں شفاخانہ حیوانات نہیں تھے ان یونین کونسلوں میں سول ویٹرنری ڈسپنسریاں بنانے کی منظوری دی گئی جس کے تحت مندرجہ ذیل سول ویٹرنری ڈسپنسریاں زیر تعمیر ہیں، نیز ان اضلاع کے ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر ایک عدد موبائل ویٹرنری ڈسپنسری کا اجرا کیا جا رہا ہے تاکہ مویشی پال حضرات کو موقع پر جا کر کسی ناگہانی بیماری کی صورت میں علاج معالجہ کی سہولت مہیا ہو سکے:

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد ڈسپنسری	تعداد موبائل ڈسپنسری
1	قصور	69	4
2	پاکپتن	31	2
3	شیخوپورہ	44	3
4	حافظ آباد	24	2
5	سرگودھا	83	6
6	لیہ	33	3
7	راولپنڈی	33	7
8	ننکانہ صاحب	38	4
	میزان	355	31

مالی سال 09-2008 تا 10-2009 میں ایک چوتھا منصوبہ "سپورٹس سروسز برائے لائیوسٹاک فارمرز، فیز iv در یں اضلاع فیصل آباد، ملتان، رحیم یار خان اور راجن پور" مالیتی 592.346 ملین روپے کا بنایا گیا ہے جو کہ محکمہ ہذا برائے منظوری محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور کو بھجوا چکا ہے، جس کی منظوری کا انتظار ہے اس منصوبے کے تحت ان اضلاع کی جن یونین کونسلوں میں شفاخانہ حیوانات نہیں ہیں ان یونین کونسلوں میں سول ویٹرنری ڈسپنسریاں بنانے کی تجویز ہے نیز ان اضلاع کے ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر ایک

عدد موبائل ویٹرنری ڈسپنسری کا اجرا کیا جائے گا تاکہ مویشی پال حضرات کو موقع پر جا کر کسی ناگہانی بیماری کی صورت میں علاج معالجہ کی سہولت مہیا ہو سکے۔

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد ڈسپنسری	تعداد موبائل ڈسپنسری
-1	فیصل آباد	98	5
-2	ملتان	41	3
-3	رحیم یار خان	45	4
-4	راجن پور	32	6*
	میزان	216	18

* ضلع راجن پور کے قبائلی علاقہ جات میں جہاں ویٹرنری ڈسپنسری تعمیر نہیں کی جا رہی، ان علاقوں میں تین اضافی موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں مہیا کی جائیں گی تاکہ جانوروں کو علاج معالجہ کی سہولت میسر ہو سکے۔

محکمہ ہذا کی تجویز ہے کہ اسی طرح پنجاب کے باقی ماندہ 13 اضلاع میں مرحلہ وار منصوبے کے تحت جن یونین کونسلوں میں شفاخانہ حیوانات نہیں ہیں۔ان یونین کونسلوں میں سول ویٹرنری ڈسپنسریاں تعمیر کی جائیں گی مالی سال 05-2004 تا 07-2006 میں ایک منصوبہ ملک انٹرپرائزز ڈویلپمنٹ پراجیکٹ مالیتی 192.000 ملین کا اجرا کیا گیا جس کے تحت 660 ملک کولنگ ٹینک خریدے جانے تھے جن میں سے 440 ملک کولنگ ٹینک خریدے گئے اور لائیوسٹاک فارمرز کو آسان اقساط پر تقسیم کئے گئے۔

اس منصوبے کے تحت دودھ کی نقل و حمل کو آسان بنانا اور گرمی کے موسم میں دودھ کو خراب ہونے سے بچانا مالی سال 04-2003 تا 06-2005 ایک منصوبہ مالیتی 103.623 ملین روپے برائے تعمیر ڈائیگناسٹک لیبارٹریز پنجاب کے 10 اضلاع جن میں حافظ آباد، مظفر گڑھ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، لیہ، میانوالی، اوکاڑہ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور خانیوال شامل ہیں شروع کیا گیا جس کے تحت ان اضلاع میں لیبارٹریز کی تعمیر کی گئی ان لیبارٹریز کے تحت مویشی پال حضرات کو جانوروں کی بیماریوں کی تشخیص اور اندرونی و بیرونی کرموں کی موجودگی کے بارے بتانے کی سہولت ان کی دہلیز تک پہنچائی گئی۔

مالی سال 2002 سے 2007 کے دوران محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ نے بھینسوں کے بارے جدید علوم مثلاً مالیکیولر جینیٹیکس، ریپروڈکٹیو فزیالوجی، بفلو بزنس، ایمبرٹرانسفر اور پراجنی ٹیسٹنگ پروگرام پر تحقیق کے لئے ایک علیحدہ ادارہ بفلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ پتوکی ضلع قصور قائم کیا گیا جس نے یکم اکتوبر 2005 سے اپنے کام کا آغاز کر دیا ہے۔

(ج) سال 2002 سے آج تک جو انقلابی اقدامات اٹھائے گئے ان کی تفصیل ضلع وائز (ب) کے جواب میں دے دی گئی ہے۔

(د) مالی سال 09-2008 میں بجٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

حکومت پنجاب نے محکمہ لائیوسٹاک میں جاری ترقیاتی سکیموں کے لئے رواں مالی سال 09-2008 کے لئے 1900 ملین روپے کی رقم مختص کی ہے۔

ضلع شیخوپورہ، اوکاڑہ، گجرات اور لاہور لائیوسٹاک کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*840: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے ضلع شیخوپورہ، اوکاڑہ، گجرات اور لاہور میں لائیو سٹاک کے فروغ کے لئے 2004 سے 2007 تک جو اقدامات اٹھائے، انکی تفصیل و سالانہ فنڈز سے سال وار آگاہ کریں؟

(ب) موجودہ حکومت نے ڈیری اور لائیوسٹاک کی ترقی کیلئے 09-2008 کے بجٹ میں کتنے فنڈز رکھے اور ان فنڈز کو کس اتھارٹی کے زیر نگرانی استعمال کیا جائے گا، کیا ان فنڈز کا آڈٹ ہوتا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک نے لائیوسٹاک کے فروغ کے لئے 2004 سے 2007 تک سالانہ فنڈ کی فراہمی کے ذریعے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

ضلع اوکاڑہ

مالی سال 2003-04 تا مالی سال 2006-07 پراجیکٹ سپورٹس سروسز فار لائیو سٹاک فارمرز فیز 1 دریں اضلاع اوکاڑہ، ساہیوال، جھنگ اور مظفر گڑھ میں ترقیاتی منصوبے کا قیام عمل میں آیا جس کے اغراض و مقاصد درج ذیل تھے:

1- بے زمین اور چھوٹے مویشی پال حضرات کی آمدن میں اضافہ کرنا

2- لائیو سٹاک و پولٹری کی پیداوار بڑھانا تاکہ گوشت، دودھ اور انڈوں کی پیداوار میں اضافہ ہو سکے:

3- مویشی پال حضرات کو ان کی دہلیز پر علاج و معالجہ کی سہولت بہم پہنچانا۔

ضلع اوکاڑہ میں اس منصوبے کے تحت 3 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں تحصیل کی سطح پر مہیا کی گئیں اور 82 ویٹرنری ڈسپنسریاں تعمیر کی گئیں اس منصوبہ پر یہ رقم خرچ ہوئی۔

مالی سال 2004-05	25.354 ملین
مالی سال 2005-06	26.979 ملین
مالی سال 2006-07	32.006 ملین

ضلع گجرات

مالی سال 2005-06 تا مالی سال 2008-09 پراجیکٹ سپورٹس سروسز فار لائیو سٹاک فارمرز فیز 2 دریں اضلاع گوجرانوالہ، گجرات، چکوال، ڈیرہ غازی خان، بہاول پور اور بہاولنگر میں ترقیاتی منصوبے کا قیام عمل میں آیا جس کے تحت ضلع گجرات میں اس منصوبے کے تحت 3 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں تحصیل کی سطح پر مہیا کی گئیں اور 67 ویٹرنری ڈسپنسریاں تعمیر کی جارہی ہیں۔اس منصوبے پر ضلع گجرات میں یہ رقم خرچ ہو رہی ہے۔

مالی سال 2005-06	1.896 ملین
مالی سال 2006-07	28.876 ملین
مالی سال 2007-08	28.130 ملین
مالی سال 2008-09	46.113 ملین

ضلع گجرات

مالی سال 05-2004 تا 06-2005 میں مالیتی 41.924 ملین روپے کا ایک منصوبہ ڈیز فری زون کے نام سے ضلع شیخوپورہ تحصیل فیروز والا ضلع مظفر گڑھ تحصیل جتوئی اور ضلع گجرات میں اس کا قیام عمل میں آیا جس کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

ان اضلاع میں موجود مویشیوں کو ہر قسم کی بیماری سے پاک کر کے لائیو سٹاک اور پولٹری کی پیداوار بڑھانا تاکہ دودھ، گوشت اور انڈوں کی پیداوار میں اضافہ ہو سکے اس منصوبہ کے تحت مندرجہ ذیل رقم خرچ کی گئی:۔

مالی سال 05-2004	0.455 ملین
مالی سال 06-2005	4.170 ملین

ضلع شیخوپورہ

مالی سال 07-2006 تا مالی سال 10-2009 پراجیکٹ سپورٹس سروسز فار لائیو سٹاک فارمرز فیز 111 دریں اضلاع قصور، پاکپتن، شیخوپورہ، حافظ آباد، سرگودھا، لیہ، راولپنڈی اور ننکانہ صاحب میں ترقیاتی منصوبے کا قیام عمل میں آیا جس کے تحت ضلع شیخوپورہ میں اس منصوبہ کے تحت 3 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں تحصیل کی سطح پر مہیا کی گئیں اور 44 ویٹرنری ڈسپنسریاں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اس منصوبہ پر ضلع شیخوپورہ میں یہ رقم خرچ ہو رہی ہے:۔

مالی سال 07-2006	12.704 ملین
مالی سال 08-2007	40.297 ملین
مالی سال 09-2008	40.237 ملین
مالی سال 10-2009	22.640 ملین

ضلع شیخوپورہ

مالی سال 05-2004 تا 06-2005 میں مالیتی 41.924 ملین روپے کا ایک منصوبہ ڈیز فری زون کے نام سے ضلع شیخوپورہ تحصیل فیروز والا ضلع مظفر گڑھ تحصیل جتوئی اور ضلع گجرات میں اس کا قیام عمل میں آیا جس کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں ان اضلاع میں موجود مویشیوں کو ہر قسم کی بیماری سے پاک کر کے لائیو سٹاک اور پولٹری کی

پیداوار بڑھانا تاکہ دودھ، گوشت اور انڈوں کی پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔اس منصوبے کے تحت مندرجہ ذیل رقم خرچ کی گئی:۔

مالی سال 05-2004	0.248 ملین
مالی سال 06-2005	1.347 ملین

ضلع لاہور

2 عدد موبائل ویٹرنری سروس یونٹس کا قیام عمل میں لایا گیا۔لائیو سٹاک فارمرز کو لائیو سٹاک اور پولٹری کے بارے تربیت دی گئی، دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے 3 عدد جدید نسل کشی کے سنٹرز اور 12 سب سنٹرز کا قیام عمل میں لایا گیا جب کہ کاہنہ نو میں نئے ویٹرنری ہسپتال کا قیام عمل میں لایا گیا۔شاہ پور کانجراں کے ویٹرنری سنٹر کی بہتری کی گئی۔

(ب) حکومت پنجاب نے محکمہ لائیو سٹاک میں جاری ترقیاتی سکیموں کے لئے رواں مالی سال 09-2008 کے لئے 1900 ملین روپے کی رقم مختص کی ہے جو کہ مختلف سکیموں پر خرچ کی جائے گی اور ان فنڈز کا باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے۔

گوشت کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے منصوبہ جات کی تفصیل

*917: **ملک محمد جاوید اقبال اعوان**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے ہر بڑے شہر میں خصوصاً اور چھوٹے شہروں میں عموماً گوشت بہت مہنگا اور بیمار و لاغر جانوروں کا مہیا کیا جا رہا ہے، جس کی بنیادی وجہ جانوروں کی شدید کمی ہے؟

(ب) بڑے بڑے سرمایہ داروں نے گوشت کو کاروبار بنا دیا ہے وہ تمام اچھا گوشت بیرون ممالک میں بھیج رہے ہیں، کیا حکومت جس چیز کی ہمارے ملک میں کمی ہے اس پر غیر ممالک بھیجنے کی پابندی عائد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) آئندہ سالوں میں محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے کون کون سے منصوبے بنا رہا ہے، ہر منصوبہ میں کتنے جانور رکھنے / پالنے کی گنجائش ہو گی

اور پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کے لئے کیا کیا سہولیات مہیا کی جارہی ہیں، اور گوشت باہر بھیجنے کو حکومت کس طرح روکے گی، ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ پنجاب کے ہر بڑے شہر میں خصوصاً اور چھوٹے شہروں میں عموماً گوشت بہت مہنگا اور بیمار اور لاغر جانوروں کا مہیا کیا جارہا ہے بلکہ جانور سلاٹر کنٹرول ایکٹ 1963 ترمیمی آرڈیننس 1970 کے تحت ذبح کئے جارہے ہیں۔ الحمد اللہ ہمارے ملک میں جانوروں کی کوئی کمی نہیں ہے۔

(ب) پنجاب میں مندرجہ ذیل سلاٹر ہاؤس پرائیویٹ طور پر کام کر رہے ہیں جو اندرون شہر بھی گوشت کی سپلائی دے رہے ہیں اور بیرون ممالک بھی بھیج رہے ہیں۔

1۔زینت پرائیویٹ سلاٹر ہاؤس

2۔کیٹ کو سلاٹر ہاؤس

3۔العابدین انٹرنیشنل سلاٹر ہاؤس

4۔انیس ایسوسی ایٹس پرائیویٹ سلاٹر ہاؤس

حکومت بیرون ملک گوشت بھیجنے کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے تاکہ فارمرز میں اچھے گوشت والے جانور پیدا کرنے کی حوصلہ افزائی ہو اور ملک کے لئے قیمتی زر مبادلہ حاصل کیا جاسکے۔ تاہم محکمہ لائیو سٹاک کی طرف سے مندرجہ بالا سلاٹر ہاؤس کے مالکان پر پابندی لگائی جارہی ہے کہ وہ اپنے لائیو سٹاک فارم بنائیں اور مارکیٹ سے صرف 20 فیصد جانور اس مقصد کے لئے حاصل کریں۔ اس وقت مشرق وسطیٰ کی مارکیٹ میں پاکستان سے برآمد کردہ گوشت کی زبردست مانگ ہے۔ پابندی لگانے سے مشرق وسطیٰ کی مارکیٹ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی۔

(ج) آئندہ سالوں میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں مندرجہ ذیل منصوبہ جات 09-2008 میں گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے بنائے ہیں۔

1- سپلائی آف فیومی برڈز ان رورل ایریاز

2- پروڈیکٹیو انحانسمنٹ تھرو 100 فیصد ڈیوارمنگ

3- سٹرینتھنگ آف آرٹیفیشل انسیمی نیشن فسیلٹیز (08-2006)

4- انحانسمنٹ ان ملک اینڈ میٹ پروڈکشن تھرو بریڈ امپرومنٹ فسیلٹیز بائی اوپننگ 03 نمبرز آرٹیفیشل انسیمی نیشن سنٹرز اینڈ 12سب سنٹرز (2007-10)

مذکورہ بالا سکیموں سے گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے درآمد شدہ مصنوعی نسل کشی کے 6500ٹیکہ جات کے ذریعے گوشت والی نسل میں اضافہ کیا جارہا ہے اور اس سکیم کو آئندہ سالوں میں پورے پنجاب میں نافذ کرنے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔ اب تک لگائے 2000 سے زائد ٹیکہ جات سے سالانہ تقریباً 216000 کلو گرام اضافی گوشت پیدا ہوگا جبکہ مرغیوں کے 3500 سے زائد تقسیم شدہ یونٹوں نے بھی دیہی علاقوں میں گوشت اور انڈوں کی کمی کو کسی حد تک پورا کرنے میں کردار ادا کیا ہے۔

گزشتہ سال تین یونین کونسلوں میں 20000 سے زائد جانوروں میں کرم کش ادویات کے استعمال سے فوری طور پر گوشت اور دودھ میں اضافہ ہوا اس سکیم کے صوبہ بھر میں جاری کرنے سے فوری اضافہ ممکن ہے۔ پرائیویٹ سلاٹر ہاؤس قائم کرنے والے افراد کی حوصلہ افزائی سے لوگوں میں نہ صرف گوشت اور دودھ کے لئے اچھے جانور پالنے کا شوق پروان چڑھے گا بلکہ غیر ملکی منڈیوں میں پاکستانی گوشت کی ڈیمانڈ پوری کرنے میں مدد ملے گی اور کسان کے لئے خوشحالی آئے گی۔

ضلع خوشاب میں ویٹرنری سنٹروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*920: **ملک محمد جاوید اقبال اعوان:** کیا وزیر امور پروش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں کتنے ویٹرنری سنٹر برائے نسل کشی موجود ہیں، تخم ریزی کے انجکشن کی فیس کیا مقرر ہے اور عملہ ان سے کتنی فیس وصول کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تمام ویٹرنری سنٹروں میں نسل کشی کی سہولت موجود نہ ہے اور زیادہ تر سنٹروں میں عملہ بھی نہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت تمام ویٹرنری سنٹروں پر عملہ تعینات کرنے اور نسل کشی کی سہولت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع خوشاب میں ایک عدد جدید نسل کشی سنٹر اور 9 عدد سب سنٹر موجود ہیں تخم ریزی کے ٹیکہ کی فیس ساہیوال نرخ 30 روپے بھینس 30 روپے پرون بل / جرسی بل نرخ 60 روپے مقرر ہے اور ویٹرنری سنٹروں پر برائے نسل کشی میں حکومت کی مقرر کردہ مندرجہ بالا فیس ہی وصول کی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے تمام ویٹرنری سنٹروں پر نسل کشی کی سہولت موجود نہ ہے لیکن تمام مصنوعی نسل کشی سنٹروں پر نسل کشی کی سہولت موجود ہے اور تمام عملہ ڈیوٹی پر موجود ہے۔

(ج) جب حکومت منظوری دے گی تو تمام ویٹرنری سنٹروں پر اے آئی ٹیکنیشن کی سہولت بھی مہیا کر دی جائے گی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا کوئی question تھا؟ کیا مسئلہ ہے؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! دو منٹ دے دیں، میں نے وزیر موصوف سے سوال کرنا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر ان کی بات ختم ہونے دیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ بات کیا کرنا چاہتی ہیں؟ اگر تو question سے متعلقہ ہے تو پھر بات کریں، اگر کوئی اور بات ہے تو پھر میں نہیں سنوں گا۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! سوال سے متعلقہ بات ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ ---

جناب سپیکر: اب وہ بات ختم ہو گئی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! موقع ہی نہیں ملتا، چٹیں لکھ لکھ کر بھیجتے ہیں، ہمارے ہاتھ تھک گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر تو آپ کا کوئی سوال رہ گیا ہے، نہیں آیا تو اس کے بارے میں تو میں کچھ کر سکتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں نے تو کبھی اتنا زیادہ اصرار ہی نہیں کیا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں یہ اب چھوڑ چکا ہوں۔ مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔ اس کے بارے میں اب بات نہیں ہو گی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، بعد میں دوں گا، ابھی نہیں۔ میری بہن اب بات سُن لیں۔ میں آپ کو بار بار تاکید کر رہا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: اس میں صحت کے سوال ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اب آگے چلنے دیں۔ پلیز!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 329 کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 329 کو pending کیا جائے۔

میاں نصیر احمد: شکریہ۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! 386 کو بھی pending کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ بھی pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر اسد معظم: پوائنٹ آف آرڈر۔

MR. SPEAKER: I am sorry.

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میرے بھائی relevant رہنا۔

ڈاکٹر اسد معظم: جی، میں relevant ہی رہوں گا۔

جناب سپیکر: میں آپ کا مشکور ہوں گا۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ گزارش یہ ہے کہ ابھی آپ دودھ کی adulteration اور اس کی testing کی بات کر رہے تھے ۔ دودھ میں adulteration اور اس کے testing procedures کی بات کر رہے تھے being student of the science میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ دودھ ہماری مختلف labs میں جو test کیا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ مشورہ آپ ان کو دیں، میرے خیال میں آپ اس کو چھوڑیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: مشورے کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کی مہربانی، آپ مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! اس میں یہ ہے کہ بد قسمتی سے ابھی تک ہمارے ملک میں دودھ کی testing کے لئے صرف solid contents چیک کئے جاتے ہیں اور جب دودھ کی adulteration جاتی ہے تو اس میں اس وقت surf type product ڈالتے ہیں تاکہ اس میں کسی حد تک جھاگ بھی بنتی رہے۔ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ مجھے پتا ہے کہ جو جو چیزیں اس میں ڈالتے ہیں۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! آپ کو نہیں پتا جو اگلی بات میں کرنے لگا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میں جانتا ہوں میں ان سے خود بات کروں گا۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! atomic absorption خرید کر laboratories کو دی جائے تاکہ دودھ کا باقاعدہ data اور اس کی جو exact chemical composition ہے وہ بھی۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر لائیو سٹاک صاحب! آپ ذرا بات غور سے سنا کریں، آپ کی بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر اسد معظم: جناب سپیکر! Testing کے لئے انہیں proper equipment لے کر دیا جائے تاکہ دودھ کے اصل ingredients کو بھی چیک کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، اس کے لئے آپ خصوصی انتظام کریں۔ یہ ساری پبلک کی صحت کا معاملہ ہے۔ I will be grateful to you.

وزیر خصوصی تعلیم، امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک محمد اقبال چنڑ): جی، مجھے مل لیں۔ مجھے guid کریں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: جی، آپ کو سب guid کریں گے، یہ بھی کریں گے، وہ بھی کریں اور آپ کا خادم جو ہے وہ بھی آپ سے اس بارے میں بات کرے گا۔ آپ کی مہربانی۔ اب تحریک استحقاق کا وقت ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتی ہوں، میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔

جناب سپیکر: دیکھیں! محترمہ میری بات سنیں، جب اس تحریک کا وقت آئے گا تو اس وقت آپ پیش کریں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! کل پاکستان میں ڈیرہ اسماعیل خان کے اندر 20 بندے شہید ہو گئے ہیں۔ یہ بڑا serious issue ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! یہ بات سنیں، وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہی ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کی طرف سے پورے پاکستان میں یہ ایک اچھا message ہے اور میں آپ کی اجازت کی طلبگار ہوں، براہ مہربانی آپ مجھے اس قرارداد کو پڑھنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ انتہائی اہمیت کا حامل معاملہ ہے جس کے اوپر یہ قرارداد لانا چاہتی ہیں جب یہ Adjournment Motion کا وقفہ شروع ہو تو اس وقت آپ ان کو allow کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے؟ ابھی آپ کی سمجھ میں کوئی بات آئی ہے یا نہیں؟

محترمہ ساجدہ میر: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ دیبا مرزا صاحبہ !یہ آپ کی تحریک استحقاق کل move ہوئی تھی تو لاء منسٹر صاحب آپ نے اس بارے میں کچھ جواب دینا تھا۔آپ تشریف رکھیں،لاء منسٹر صاحب جو اب دینے لگے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): محترمہ کی دو Privilege Motions ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق نمبر 21 ہے۔پہلی withdraw ہو گئی ہے۔

سبزہ زار لاہور میں خاتون رکن اسمبلی کے گھر چوری پر ایف آئی آر درج کرنے اور ملزمان کو گرفتار کرنے میں تاخیر

(----جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس میں، میں نے جو تھانے کے متعلقہ ایس۔ایچ۔او صاحب تھے ان کو بلوایا ہے اور ان سے محترمہ کی بات بھی کروائی ہے،ان سے جو کوتاہی ہوئی تھی اس پر انہوں نے ان سے بات کی ہے۔(شور وغل)

MR. SPEAKER: Order please, order in the House.

تحریک استحقاق کی بات ہو رہی ہے،مہربانی فرمائیں۔گپ شپ سے پرہیز کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!محترمہ کی جو تحریک ہے اس میں جو ایس۔ایچ۔او سبزہ زار تھا میں نے ان کو آج صبح اپنے آفس بلایا تھا ان سے ان کی ایف۔آئی۔آر کو درج کرنے میں جو کوتاہی ہوئی اس کے اوپر انہوں نے محترمہ سے معذرت بھی کی ہے اور ان کا investigation کے متعلق جو معاملہ تھا اس کے مطابق ان کو یقین دہانی بھی کروائی ہے اور محترمہ کو satisfy کیا ہے۔انشاء اللہ ان کے معاملے کو proper investigate کر کے ان کا جو نقصان ہوا ہے پولیس اس کو برآمد کرنے کی بھرپور کوشش کرے گی۔

MR. SPEAKER: Actual culprits.

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جی، بالکل.actual culprits ہی پکڑے گی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔جی، محترمہ!

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میری ایس۔ایچ۔او سے بات ہوئی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں نے FIR درج کرنے میں جو دس دن delay کیا ہے میں اس پر معذرت خواہ ہوں اور جو باقی معاملات ہیں وہ میں help کروں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔withdrawn as disposed of کی جاتی ہے۔سردار خالد سلیم بھٹی صاحب!

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان صاحب نے آج میری تحریک کے جواب کا ٹائم دیا تھا تو انہوں نے کہا ہے کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے اس میں جواب موصول ہو گیا ہے لیکن جواب سے غرض نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ معزز ممبر کو متعلقہ آفیسر کے ساتھ بٹھا کر جو غلط فہمی ہے اس کو دور کرایا جائے گا اس لئے آپ اس کو pending فرمادیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ معاملہ resolve ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کل کے لئے pending کیا جاتا ہے۔۔۔ کل کے لئے یا کسی اور date کے لئے ؟ رانا صاحب! ?pending till

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): till next session کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، تحریک استحقاق نمبر 23 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ!

ایس۔ایچ۔او تھانہ ریس کورس لاہور کا خاتون رکن اسمبلی سے ناروا سلوک

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مفاد عامہ کے کام کے سلسلے میں مورخہ 8۔اگست 2008 کو علامہ اقبال روڈ سے دھرم پورہ روڈ کی طرف جا رہی تھی جب میں تھانہ گڑھی شاہو کے قریب پہنچی تو دیکھا کہ وہاں پر لوگ اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور پولیس افسر اور اہلکار لوگوں کی زبردستی دکانیں بند کروانے کا کہہ رہے ہیں۔ میں نے اپنے ڈرائیور کو بھیجا کہ جا کر دیکھو کیا وجہ ہے، لوگ کیوں اکٹھے ہوئے ہیں تو

میرے ڈرائیور نے مجھے بتایا کہ وہاں پر پولیس اہلکار دکانیں بند کروا رہے ہیں۔ میں نے ڈرائیور کو کہا کہ ایس۔ایچ۔او کو کہو کہ ایم پی اے صاحبہ بلا رہی ہیں جس کے جواب میں ایس۔ایچ۔او اشفاق بٹ نے ڈرائیور کے ساتھ بدتمیزی کی اور ان کو کہا کہ میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتا، اس کو جا کر کہو کہ یہ چیف منسٹر کے ساتھ جا کر خود بات کرے اور میں کسی ایم پی اے کی بات نہیں سنوں گا اور اس نے کہا کہ مجھے دکانیں بند کروانے کا حکم ڈی۔سی۔او کی طرف سے ملا ہے۔ میں اس کے بعد اپنے ڈرائیور کے ساتھ خود ایس۔ایچ۔او کے پاس گئی مگر میری موجودگی کے باوجود ایس۔ایچ۔او نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا اور نازیبا الفاظ کا استعمال جاری رکھا۔ میں نے متعدد مرتبہ کہا کہ میں ایم پی اے ہوں، آپ ایسا نہ کریں اور میرے status کا خیال رکھیں مگر اس نے میری باتوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنا کام جاری رکھا۔ تھانہ ریس کورس کے ایس۔ایچ۔او کے نازیبا رویہ سے مجھے لوگوں سامنے انتہائی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا اور میں وہاں سے واپس آ گئی۔ اشفاق بٹ ایس۔ایچ۔او کے اس ناروا سلوک، بدتمیزی اور نازیبا الفاظ سے نہ صرف میرا بلکہ اس مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے ابھی اس کی کاپی موصول ہوئی ہے تو میں اس کا جواب منگوا لیتا ہوں۔ آپ اس کو next session تک pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: کل تک کے لئے pending کر دیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! نہیں، آپ next session کے لئے کر دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اسے next session کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ جو تحریک استحقاق پیش ہوئی ہے یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور اس کو next session تک نہیں جانا چاہئے اگر اس کو لے کر بھی جانا ہے تو کل کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ dictation نہ دیں، آپ کی مہربانی آپ تشریف رکھیں، آپ کی بڑی مہربانی، آرڈر پہلے ہو چکا ہے۔ It has been ordered

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ تحریک بڑی اہمیت کی حامل ہے، اسے کل کے لئے رکھ لیں۔

جناب سپیکر: Doesn't آپ تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! ان سے تو بات کر لیں کہ وہ کیا کہتی ہیں؟

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، انہوں نے بات کر لی ہے۔ وہ اس بات سے خود مطمئن ہوں گی تو پھر بات ہو گی۔ thank you جی، تحریک التوائے کار۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! حج والا مسئلہ ہے۔ آج محترم لاء منسٹر صاحب نے اس پر جواب دینا ہے، یہ جس دن سے اجلاس چلا ہے اور آج تک یہ اجلاس چل رہا ہے اس پر آج جو بھی کرنا ہے آج final کریں۔ میں آج اس کا آپ کو بتانا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے اجازت دیں کیونکہ میں اس سے متعلقہ سارے ثبوت لے کر آیا ہوں کہ کس طریقے سے اب اخبار میں اشتہار دیا گیا، اگر آپ اجازت دیں تو میں وہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار کا کیا نمبر ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 473 ہے۔ اس پر دو تین دن discuss ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: آپ بات کرلیں، ویسے تو یہ 13/08/08 کو disposed of ہو چکی ہے۔

نئی حج پالیسی میں ایم۔این۔ایز اور سینیٹرز کی طرز پر ایم۔پی۔ایز کا بھی کوٹا مقرر کرنا

(۔۔۔جاری)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، بالکل disposed of نہیں ہوئی۔ میں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ اس وقت آپ نے فیصلہ یہ فرمایا تھا کہ لاء منسٹر اور سینئر وزیر صاحب فیڈرل گورنمنٹ سے بات کریں گے، محترم سینئر منسٹر صاحب نے on the floor of the House یہ فرمایا تھا کہ اب چونکہ وقت کم ہے اس لئے اب فیڈرل گورنمنٹ ٹائم کی کمی کی وجہ سے اس پر بات کیسے کرے گی؟ میں اس معزز ایوان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ میرے پاس اخبار کی ایک advertisement ہے، آپ لاء منسٹر صاحب سے بیشک اس کے متعلق پوچھ سکتے ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس یہ اخبار کی ایک cutting ہے جس کے تحت فیڈرل گورنمنٹ نے اب اشتہار دیا ہے کہ private tour پر جو حج operators سے applications مانگی ہیں اور میں یہ آپ کی خدمت میں بھی پیش کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ سینئر وزیر صاحب نے کہا تھا کہ ٹائم نہیں ہے اور اس کے علاوہ آپ custodian of the House ہیں، میں آج دو اہم باتیں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ یہ جو senators کو حج کا کوٹا دیا گیا ہے ان کا عوام سے کیا تعلق ہے؟ ہم نے آج تک جتنے senators کو elect کیا ہے الیکشن کے بعد ہمیں انہوں نے فون تک نہیں کیا، وہ کہاں تشریف لے گئے ان کا کیا ہوا، ان کا عوام سے کیا تعلق ہے؟ اس ایوان کا ہر معزز رکن عوام سے جتنا تعلق رکھتا ہے اتنا پوری سینٹ عوام سے تعلق نہیں رکھتی تو اگر صدارت کا ووٹ لینا ہو تو صوبائی اسمبلی اور اگر senators نے ووٹ لینا ہو تو صوبائی اسمبلی، اگر حج کا کوئی کوٹا لینا ہو تو ہمیں کوئی کوٹا نہیں ملتا تو میں یہ چاہتا ہوں کہ آج اس advertisement کی بنیاد پر فیصلہ کر لیا جائے کہ آخر اس مسئلہ کا جواز کیا ہے، ہمیں کیوں نہیں حج کوٹا ملتا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس دن بھی اس تحریک پر بات ہوئی تھی اور پورے ہاؤس کی یہی sense تھی کہ معزز ممبران صوبائی اسمبلی کو حج کوٹا ملنا چاہئے۔ وزیر خزانہ سے بات ہوئی تھی تو انھوں نے کہا تھا کہ میں اپنے طور پر بات کروں گا لیکن وہ باہر چلے گئے۔ اس دن

سینئر وزیر صاحب نے وعدہ کیا تھا لیکن ابھی وہ کسی کام کے سلسلے میں باہر گئے ہیں۔ میں یہ معاملہ حکومت پنجاب اور وزیر اعلیٰ صاحب کے بھی علم میں لایا ہوں اور انھوں نے وفاقی حکومت سے یہ معاملہ take up کیا ہے مگر ابھی تک وفاقی حکومت کی طرف سے negative or positive جواب موصول نہیں ہوا۔ یہ بات درست ہے کہ جو صاحبان سینٹ میں بیٹھے ہیں وہ ہم سے ووٹ لے کر گئے ہیں لہذا ان کا تو براہ راست لوگوں سے تعلق نہیں ہے اور نہ ہی انھوں نے عوام سے ووٹ لئے ہیں۔ ان کو توج کا کوٹا دیا گیا ہے لیکن ممبران صوبائی اسمبلی کو یہ کوٹا نہیں دیا جارہا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وفاقی حکومت کو اس ہاؤس کی ڈیمانڈ کو concede کرنا چاہئے چونکہ ابھی محترم راجہ صاحب ایوان میں تشریف فرما نہیں ہیں لیکن وزیر مال حاجی اسحاق صاحب تشریف لائے ہیں اگر ان کے پاس کوئی information ہے تو میں گزارش کروں گا کہ وہ بیان فرمادیں تاکہ معزز ایوان اس بات سے آگاہ ہو۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں relevant portion کی دو لائنیں پڑھنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو پتا چل جائے کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ سینئر منسٹر صاحب کسی کام کی غرض سے باہر گئے ہیں۔ ان کا پتا کروا لیتے ہیں لہذا آپ ان کے آنے تک اس تحریک کو pending فرما لیں اور اگلی تحریک take up کر لیں۔ شاید ان کے پاس کوئی بہتر information ہو۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایک بات دیکھ لیں کہ جس دن اجلاس شروع ہوا تھا تو آپ نے مہربانی فرما کر کائرہ صاحب کو کہا تھا کہ اس بارے میں وفاقی حکومت سے بات کریں۔ سات آٹھ دن تو ان کا پتا ہی نہیں لگا پھر پتا چلا کہ وہ باہر تشریف لے گئے ہیں۔ میں آپ کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے ہر رکن کا یہ حق ہے کہ اسے یہ کوٹا ملنا چاہئے۔ میرا کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے بلکہ میں تو معزز ایوان کے ہر رکن کے لئے fight کر رہا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر Till the arrival of Senior Minister Sahib اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر شروع نہیں کر دینی۔ جی، پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، میں تقریر نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: بسرا صاحب! پہلے مستی خیل صاحب بات کریں گے انھوں نے آپ سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کہا ہے۔ جی مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ on behalf of the Punjab Government کوئی بھی وزیر وفاقی حکومت سے یہ معاملہ take up کر سکتا ہے اس لئے میرے خیال میں سینئر منسٹر کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو قرارداد کی شکل میں وفاقی حکومت سے سفارش کر دیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی ساری بات سمجھ گئے ہیں اور اس پورے معزز ایوان کی sense بھی سمجھتے ہیں لیکن کچھ معاملات ایسے ہیں جن میں اس طرح کی پیش رفت ہوتی ہے۔ جی، بسرا صاحب بہادر!

ایم۔پی۔ایز کو بلیو پاسپورٹ جاری کرنے کے حوالے سے پنجاب اسمبلی کی پاس کردہ قرارداد پر عملدرآمد کروانے کا مطالبہ

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ شیخ علاؤالدین صاحب نے جو بات کی ہے میں اس کو آگے بڑھاتے ہوئے گزارش کروں گا کہ ہم لوگ بھی پارلیمنٹیرین ہیں۔ صوبائی اسمبلیاں ہر معاملے میں بہت important and vital role play کرتی ہیں لیکن نیشنل اسمبلی کو جو privileges ملے ہوئے ہیں وہ ہمیں نہیں ملے۔ پچھلے اجلاس میں بلیو پاسپورٹ کے حوالے سے اسی معزز ایوان سے ایک قرارداد پاس ہوئی تھی لیکن آج تک اس

قرارداد پر عمل نہیں ہوا یہ بڑا لمحہ فکریہ ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ چونکہ ہم صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں اس لئے ہمیں یہ privileges ملیں۔ بات صرف یہ ہے کہ ہم بھی پارلیمنٹیرین ہیں، ہمارا بھی استحقاق ہے۔ آپ جس Chair پر بیٹھے ہیں اس کا تقدس اس لئے پامال ہو رہا ہے کہ ہمیں وہ privileges نہیں مل رہے۔ اگر آپ ہماری جنگ لڑیں گے تو پھر آپ کی کرسی مضبوط ہوگی۔

جناب سپیکر: کسی کی کرسی مضبوط نہیں ہوتی۔ جب تک اللہ کا حکم ہو اس وقت تک چلتی ہے اس کے حکم کے بغیر نہیں۔

چوہدری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارے حقوق کی جنگ آپ نے لڑنی ہے۔ میں تو صرف یہ گزارش کر رہا ہوں کہ بلیو پاسپورٹ کے حوالے سے اس ایوان سے متفقہ قرارداد پاس ہوئی تھی۔ کیا نیشنل اسمبلی کے لوگ زیادہ سفر کرتے ہیں، کیا نیشنل اسمبلی والوں کے پاس پیسے کم ہیں؟ میں صرف اتنی بات کرتا ہوں کہ ہمیں اپنے حقوق ملنے چاہئیں۔ اگر پچھلی حکومت نے وہ حقوق نہیں دیئے تو ہم آپ سے توقع کرتے ہیں کہ آپ کے توسط سے ہمیں وہ تمام حقوق ملیں جن کا ہمیں استحقاق حاصل ہے۔ میں بڑے ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ بلیو پاسپورٹ اور تمام حوالے سے ہمیں ہمارے استحقاق کے مطابق حقوق دلوائے جائیں۔

جناب سپیکر: بسرا صاحب! پلیز بات سنیں۔ آپ نے پہلے بھی بلیو پاسپورٹ کے حوالے سے قرارداد پاس کی تھی اس کا حشر آپ کے سامنے آگیا ہے۔ میرے خیال میں جب تک ہماری ان کے ساتھ coordination نہ ہو اور وہ مکمل طور پر ہمیں یقین دہانی نہ کرائیں اس وقت تک ہمیں ایسے اقدامات نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ مناسب نہیں کہ آپ یہاں سے قرارداد پاس کر دیں لیکن اس کی implementation کے لئے آپ سے کوئی پوچھے بھی نہ۔ It doesn't look nice.

چوہدری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپس میں کوئی confrontation ہو۔

جناب سپیکر: کوئی اچھا طریقہ اختیار کریں۔ سینئر منسٹر صاحب، لاء منسٹر صاحب، آپ اور دوسرے پارلیمنٹیرین بیٹھ کر کوئی طریقہ اختیار کریں۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارے وزیر قانون یہاں تشریف فرما ہیں۔آپ ایک کمیٹی قائم کر دیں جو کہ ان تمام معاملات پر وفاقی حکومت سے dialogue کر کے آپ کو رپورٹ دے۔ ہم بھی اس پارلیمنٹ کے ممبر ہیں، ہم پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کو represent کر رہے ہیں۔ 1993 تک بلیو پاسپورٹ موجود تھا۔ان کے پاس تو بلیو پاسپورٹ ہو اور ہمارے پاس دوسرا ہو تو کیا ہم پارلیمنٹیرین نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ جو بلیو پاسپورٹ کی بات کر رہے ہیں شاید ادھر بھی نہ ہو۔ I am not sure.

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب نجف عباس خان سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سعید اکبر نوانی صاحب! آپ فرمائیں۔ کلو صاحب! نوانی صاحب کے بعد آپ کی بات سنتے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اس بات سے متفق ہوں۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے کرم سے، عام آدمی کے ووٹوں سے ایم۔پی۔اے بنایا اور یہ رتبہ دیا ہے۔ میرے عزیز نے جو بات کی ہے مجھے اس سے قطعاً اختلاف نہیں ہے کہ بلیو پاسپورٹ نہیں تو red ہونا چاہئے لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہم یہاں اپنے تحفظ کے لئے نہیں آئے بلکہ جو غریب آدمی ہے، جو ایک وقت کی روٹی کے لئے تنگ ہے ہمیں یہاں اس کے بارے میں سوچنا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جب ہمارے پاس بلیو پاسپورٹ نہیں ہوتے تب بھی ہم سفر کرتے ہیں۔ہم نے یہاں پر اڑھائی اڑھائی سال بعد اسمبلیاں ٹوٹتی ہوئی دیکھی ہیں اور ہم نے ایئرپورٹ پر پاسپورٹ چھینتے ہوئے بھی دیکھے ہیں۔ آج پورے صوبے کی عوام ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے کہ آیا ممبران اس ہاؤس میں بیٹھ کر ہماری بات کرتے ہیں یا اپنے پروٹوکول کی بات کرتے ہیں۔پہلے بھی یہاں پر قرار دادیں پاس ہوتی رہی ہیں میں نے پچھلے دنوں بھی کہا تھا کہ قرار داد پاس نہ کریں بلکہ کمیٹی بنا دیں۔ہمیں اس جھنجھٹ میں نہیں پڑنا چاہئے، ہمیں ان باتوں میں نہیں پڑنا چاہئے۔ہم پہلے بھی انسان تھے اور اب ایم پی اے بن کر بھی وہی ہیں۔ ہم پہلے بھی سفر کرتے رہتے ہیں، بعد میں بھی کرتے رہیں گے۔جب ایم پی اے نہیں ہوتے تب بھی عام

پاسپورٹ پر سفر کرتے ہیں۔ اگر راجہ ریاض صاحب، وزیر قانون یا کوئی بھی منسٹر اپنے طور پر وفاقی حکومت سے بات کرے تو ٹھیک ہے، نہیں تو ہمیں اس طرح کی remedy لینی چاہئے اور نہ ہی اس جھنجھٹ میں پڑنا چاہئے۔

جناب سپیکر: کمیٹی بھی نہیں بنانی چاہئے ---جی، کلو صاحب!

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بہت important بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ساری باتیں ہی important ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نوانی صاحب بہت پرانے پارلیمنٹیرین ہیں میں نے یہ بات ہرگز نہیں کی۔ پاسپورٹ کا غربت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ میں تو استحقاق کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے غریب اور امیر آدمی کی بات نہیں کی۔ نیشنل اسمبلی والوں کے تو بچوں کے بھی بلیو پاسپورٹ ہیں۔ 1993 تک ہمارا بلیو پاسپورٹ تھا---

جناب سپیکر: آپ پہلے اس بارے میں پتا کر لیں۔ میرے خیال میں آپ کے پاس مکمل معلومات نہیں ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اتنا کام کر دیں---

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں کلو صاحب کو floor دے رہا ہوں۔

جناب نجف عباس خان سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سیال صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ میں کلو صاحب کے بعد آپ کو floor دوں گا۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! یہ کیا بات ہوئی؟ میں جب بھی کھڑا ہوتا ہوں آپ مجھے موقع نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! میں Unification Group کا لیڈر ہوں، ہاؤس میں ہماری تیسری بڑی پارٹی ہے اور آپ مجھے بولنے کی اجازت ہی نہیں دے رہے۔

MR. SPEAKER: Try to behave, try to behave, try to behave.

میں آپ کو کلو صاحب کے بعد floor دوں گا۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں نے انتہائی اہمیت کی دو تحاریک التوائے کار دی ہوئی ہیں۔ جب میں پڑھوں گا تو آپ کو پتا چلے گا کہ یہ زمینداروں اور کاشت کے بارے میں کتنی اہمیت کی حامل ہیں۔ ایک flat rate آبیانہ پر ہے اور دوسری گنے کے کاشت کار کی payment کے بارے میں ہے۔ میں آپ سے اور وزیر قانون صاحب سے عرض کروں گا کہ میری تحاریک کو out of turn take up کیا جائے۔

جناب سپیکر: جب ان کی باری آئے گی تو دیکھیں گے۔ آپ وزیر قانون صاحب سے بات کر لیں۔ جی، نجف عباس سیال، Leader of the Unification Group ارشاد فرمائیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پہلے یہ چیز واضح کی جائے کہ کیا ان کی پارٹی الیکشن کمیشن کے پاس رجسٹرڈ ہے، یہ کون سی پارٹی ہے؟

جناب سپیکر: Leader of the Unification Group! میرے تک آپ کی leadership کی بات ابھی تک نہیں پہنچی۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ جس وقت۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پہلے اس بارے میں رولنگ دیں کہ یہ کس پارٹی کے سربراہ ہیں اور آیا ان کی پارٹی الیکشن کمیشن میں رجسٹرڈ ہے؟

جناب سپیکر: پہلے آپ ان کو بات کرنے دیں پھر آپ کی بات سنتے ہیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: اعجاز شفیع صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ اعجاز شفیع صاحب! آپ تشریف رکھیں میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب سپیکر: سیال صاحب! آپ مجھ سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ پہلے میرے پوائنٹ آف آرڈر پر رولنگ دیں۔ اس چیز کی وضاحت کریں کہ آیا ان کی پارٹی الیکشن کمیشن میں رجسٹرڈ ہے پھر وہ بات کریں؟

جناب سپیکر: مجھے اس بات کا پتا ہے اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسی رپورٹ ہے۔ آپ خود معلوم کریں۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ جس unification party کی بات کر رہے ہیں، اپنے آپ کو اس کا Head کہہ رہے ہیں اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ چونکہ میں پارٹی کا سربراہ ہوں اس لئے مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔ پہلے یہ ثابت تو کریں کہ یہ کس طرح پارٹی کے سربراہ ہیں اور کیا ان کی پارٹی رجسٹرڈ ہے؟

جناب نجف عباس خان سیال: اگر آپ میں ہمت ہے تو ہمیں disqualify کرا کے دکھائیں۔ یہ بے چارے تو سیاسی یتیم ہیں اور میں سیاسی یتیموں کے ساتھ discuss نہیں کرنا چاہتا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹے لوٹے کے نعرے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ خاموشی اختیار کریں۔ جی، سیال صاحب! آپ بات کریں۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب! یہ چُپ کریں گے تو میں بولوں گا۔ ان کو تو اتنی تمیز نہیں ہے، اتنی sense نہیں ہے کہ ہاؤس میں بات کیسے کی جاتی ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پہلے رولنگ دی جائے۔ بتایا جائے کہ یہ کیسے پارٹی کے سربراہ ہیں، کس پارٹی کے سربراہ ہیں؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ پہلے ان کی بات سنیں اس کے بعد رولنگ کی بات آئے گی۔

جناب محمد اعجاز شفیع: نہیں، پہلے رولنگ دیں پھر وہ بات کر سکیں گے۔

MR. SPEAKER: Mr. Ijaz Shafi! sb. I do not allow you. I am not going to allow you, gentleman! This is not a proper way.

میں نے floor سیال صاحب کو دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ یہ رویہ مناسب نہیں ہے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ایسی کوئی پارٹی رجسٹرڈ نہیں ہے۔ یہ اس حیثیت سے بات نہیں کر سکتے۔(قطع کلامیاں)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"مشرف کا جو یار ہے وہ غدار ہے" کے نعرے)

جناب سپیکر: میری بات سنیں، آرڈر پلیز۔ خاموشی اختیار کریں۔ اگر آپ میری بات نہیں سننا چاہتے تو وہ علیحدہ بات ہے۔This is I tell you اس طرح پھر آپ بات نہیں کر پائیں گے۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ پہلے میرے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! ابھی میں نے آپ کو allow نہیں کیا۔ ابھی میں نے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر allow ہی نہیں کیا تو آپ یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: آئندہ اگر انھوں نے ایسے رویے کا مظاہرہ کیا تو پھر ہم بھی ان کو نہیں بولنے دیں گے۔ ہم ان کے کسی بندے کو، یہاں تک کہ قائد حزب اختلاف کو بھی نہیں بولنے دیں گے۔ پھر ہم یہ کہیں گے کہ مشرف کا جو یار ہے وہ غدار ہے۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلے پر جناب نجف سیال صاحب نعرے لگواتے رہے

"مشرف کا جو یار ہے وہ غدار ہے")

(جواباً معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹے لوٹے کے نعرے)

جناب نجف عباس خان سیال: او ہ ماسی! توں لوٹے دے بغیر کجھ وی نئیں، توں لوٹے دے بغیر کجھ کر سکنی ایں؟ مشرف کا جو یار ہے وہ غدار ہے۔ ان کا سب سے بڑا لوٹا چودھری پرویز الٰہی جس نے میاں محمد نواز شریف کی کمر میں چھرا گھونپا تھا۔ سب سے بڑا لوٹا، لوٹوں کی پیداوار۔(نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please, order in the House, I say order in the House.

جناب اعجاز شفیع صاحب! میں بار بار آپ کو کہہ رہا ہوں کہ this is not good دیکھیں، اگر آپ ایسی بات کریں گے تو پھر اس retaliation کا آپ کو سامنا کرنا پڑے گا۔

جناب محمد اعجاز شفیع:No problem، کوئی بات نہیں۔آپ اس ہاؤس کو قواعد اور رولز کے مطابق چلائیں۔آپ اس پر رولنگ دے دیں کہ آیا یہ کسی پارٹی کے head ہیں،آیا ان کی پارٹی رجسٹرڈ ہے؟یہ بطور کسی پارٹی Head کے بات نہیں کر سکتے۔

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر! ایک شخص ہاؤس میں کھڑا ہو کر اپنی پارٹی کیسے بنا سکتا ہے؟آپ سے request ہے کہ بتا دیں،رولنگ دے دیں کہ کیا ان کی پارٹی رجسٹرڈ ہے؟

جناب سپیکر: لغاری صاحب! this is not good. پھر آپ کہیں گے کہ جی غصے میں آتے ہیں۔I am not allowing you.

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب!ہم تو آپ سے رولنگ چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: کس بات کی رولنگ؟جب میں بات کر رہا تھا تو ان کو چاہئے تھا کہ میری بات سنتے۔اگر میں ان کو allow کروں تو یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتے ہیں۔میں نے تو ان کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت ہی نہیں دی۔آپ تشریف رکھیں۔مجھے نجف عباس سیال کی بات سننے دیں۔پہلے ان کی بات سنوں گا اس کے بعد آپ کی بات سنوں گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر!سیال صاحب بات کریں،یہ as a member بات کریں۔as a member, not as a so called party head.

جناب سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔as an honourable member of this House میں نجف سیال صاحب کو floor دیتا ہوں۔

جناب نجف عباس خان سیال:جناب سپیکر! حج کے حوالے سے جیسے شیخ علاؤالدین صاحب نے بات کی ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے لوٹے لوٹے کے نعرے)

جناب سپیکر: دیکھیں،وہ دین کی بات کر رہے ہیں،حج کی بات کر رہے ہیں اور آپ اس میں شور مچا رہے ہیں۔

محترمہ شمائلہ رانا:جناب سپیکر! جو خود لوٹے ہوں ان کو دوسروں کے بارے میں ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں، آگے ضروری معاملات آ رہے ہیں تو آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں اور کارروائی کو آگے چلنے دیں۔ خاموشی اختیار کریں، مہربانی۔ ان کی اچھی بات ہو گی، آپ سن لیں۔ آپ پلیز غور سے سنیں۔ جی، سیال صاحب!

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ حج کے حوالے سے بات ہوئی ہے یا تو وفاق والوں کو یہ کہیں کہ ان کا بھی کوٹہ نہ ہو یا پھر آپ وفاق والوں کو بھی کوٹہ نہ دیں۔ اگر وفاق والوں کو کوٹہ دینا ہے تو صوبائی اسمبلیوں کو کیوں نہیں دیا جاتا؟ بات حقائق پر مبنی ہے۔

دوسری بات میرے بھائی جناب سعید اکبر خان نے blue passport کے متعلق کی۔ اگر ایک گریڈ 18 کے ملازم کو official blue passport جاری ہو سکتا ہے تو protocol کے مطابق صوبائی اسمبلی کے ممبر کو گریڈ 21 کا protocol ملتا ہے۔ اس کو blue passport جاری کیوں نہیں ہو سکتا؟

جناب سپیکر: اس بات کو آپ چھوڑ دیں۔ یہ معاملہ اب ختم ہو چکا ہے۔

جناب نجف عباس خان سیال: میرے بھائی 1990 سے وزیر آ رہے ہیں۔ جب یہ یہاں سے نکلتے ہیں ان کے آگے بھی protocol ہوتا ہے اور پیچھے بھی protocol ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی protocol نہ لیا کریں۔ دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ جس وقت ہم ادھر اسمبلی میں enter ہوتے ہیں ہمارے صرف کپڑے نہیں اتارے جاتے باقی تو ہر چیز search کی جاتی ہے۔ اس کے بعد جب اجلاس ختم ہوتا ہے تو rush ہوتا ہے۔ جن کی گاڑیوں پر جھنڈا لگا ہوتا ہے وہ تو فوراً out gate سے نکل جاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے تو آپ کو نہیں روکا۔

جناب نجف عباس خان سیال: باقی سارے ممبران دو دو گھنٹے باہر کھڑے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے تو آپ کو نہیں روکا۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب والا! جو member search ہو کر اندر آ گئے ہیں تو kindly اس کو out gate سے جانے کی اجازت دی جائے۔ ماشاء اللہ آپ سپیکر ہیں اس اسمبلی کے آپ انچارج ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کہاں آپ کو روکا گیا ہے؟

جناب نجف عباس خان سیال: جناب والا! ہم لوگ دو گھنٹے کھڑے رہتے ہیں اور ذلیل ہوتے رہتے ہیں۔ مہربانی۔(قطع کلامیاں)

ایک آواز: آپ لوگوں کی گاڑیاں اندر کھڑی ہوتی ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ گاڑیوں کی parking کا مسئلہ ہوتا ہے۔ پہلے parking کر کے آئے۔ پھر واپسی کے لئے جانے کا راستہ نہیں ملتا۔ آپ تو جھنڈے والے لوگ ہیں، آپ جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں یہ کوئی میری ذات کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ سب کچھ وہ آپ کی safety کے لئے کرتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! آپ بھی باہر اتریں گے کہ یہاں پر Chief Minister کا status بھی ایم۔پی۔اے کا ہے وزیر کا بھی ایم پی اے کا ہے۔ اگر ہم لوگ اڑھائی اڑھائی گھنٹے باہر سڑکوں پر کھڑے ہو سکتے ہیں اور وزراء دوسرے گیٹ سے چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو وزیر بننے سے کسی نے روکا ہے؟

جناب نجف عباس خان سیال: جناب کیوں؟ سب کا honour ایک ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں آپ کچھ خیال کریں، irrelevant بات نہ کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ ساجدہ میر: میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ تھوڑا سا اپنی ذات سے ہٹ کر آپ نے مجھے یہ موقع دیا۔ یہ میری ذات کا مسئلہ نہیں تھا۔ میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتی ہوں کہ:

> پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ N.W.F.P کے ضلعی ہیڈ کوارٹر ڈیرہ اسماعیل خان میں 19۔اگست 2008 کو ایک شخص پر حملہ کر کے۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! آپ پہلے اپنی تحریک پڑھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! میں نے دو دفعہ آپ سے اجازت مانگی تھی۔

جناب سپیکر: آپ تحریک پڑھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈیرہ اسماعیل خان میں ہونے والے خودکش حملہ کی مذمت سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈیرہ اسماعیل خان میں ہونے والے خودکش حملہ کی مذمت سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈیرہ اسماعیل خان میں ہونے والے خودکش حملہ کی مذمت سے متعلق قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد کو پیش کریں۔

قرارداد

پنجاب اسمبلی کے ایوان کی جانب سے ڈیرہ اسماعیل خان میں خودکش حملہ میں ہلاک ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت اور لواحقین سے ہمدردی کا اظہار

محترمہ ساجدہ میر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ صوبہ سرحد کے ضلعی ہیڈ کوارٹر ڈیرہ اسماعیل خان میں 19۔اگست 2008 کو ایک شخص پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا اور جب اس کا جسد خاکی ہسپتال پہنچایا گیا تو وہاں سینکڑوں لوگ جمع ہو گئے اور اسی دوران کسی اذیت پسند اور دہشت گرد نے

بم سے خود کش حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں 30 سے زائد بے گناہ اور معصوم شہری جاں بحق ہو گئے۔ جاں بحق ہونے والوں میں 14 افراد کا تعلق ایک ہی خاندان سے تھا۔ اس کے علاوہ اس حملے میں 5 پولیس اہلکار بھی جاں بحق ہوئے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس خود کش حملے کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پنجاب کی عوام اور پنجاب اسمبلی کے تمام اراکین جاں بحق ہونے والے بے گناہ اور معصوم افراد کے خاندانوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان N.W.F.P کی حکومت سے بھی اس ہولناک واقعہ پر اظہار تعزیت کرتا ہے۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ پروردگار اس قسم کے انسان کش واقعات میں ملوث افراد کو ہدایت دے اور پاکستان کے تمام شہریوں کو ہمت اور جرأت عطا فرمائے وہ ان ملک دشمن عناصر کا قلع قمع کر سکیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ پختونخواہ صوبہ کے ضلعی ہیڈ کوارٹر ڈیرہ اسماعیل خان میں 19-اگست 2008 کو ایک شخص پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ mover نے جو اپنی original قرارداد ہے اس میں واقعی پختون خواہ صوبہ لکھا تھا۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے اگر اس کا نام پختون خواہ رکھ دیا جائے لیکن بعد میں، میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ ابھی پختون خواہ کا لفظ نہ لکھا جائے۔

جناب سپیکر: ابھی اس کو روک لیا جائے۔ پختون خواہ نہ لکھا جائے بلکہ صوبہ سرحد لکھا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں نے mover سے کہا تھا اور انہوں نے اس کو اسی طرح سے amend کر دیا تھا۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ صوبہ سرحد کے ضلعی ہیڈکوارٹر ڈیرہ اسماعیل خان میں 19-اگست 2008 کو ایک شخص پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا اور جب اس کا جسد خاکی ہسپتال پہنچایا گیا تو وہاں سینکڑوں لوگ جمع ہو گئے اور اسی دوران کسی اذیت پسند اور دہشت گرد نے بم سے خودکش حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں 30 سے زائد بے گناہ اور معصوم شہری جاں بحق ہو گئے۔ جاں بحق ہونے والوں میں 14 افراد کا تعلق ایک ہی خاندان سے تھا۔ اس کے علاوہ اس حملے میں 5 پولیس اہلکار بھی جاں بحق ہوئے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس خودکش حملے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پنجاب کی عوام اور پنجاب اسمبلی کے تمام اراکین جاں بحق ہونے والے بے گناہ اور معصوم افراد کے خاندانوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان N.W.F.P کی حکومت سے بھی اس ہولناک واقعہ پر اظہار تعزیت کرتا ہے۔ یہ ایوان دعاگو ہے کہ پروردگار اس قسم کے انسان کش واقعات میں ملوث افراد کو ہدایت دے اور پاکستان کے تمام شہریوں کو ہمت اور جرات عطا فرمائے وہ ان ملک دشمن عناصر کا قلع قمع کر سکیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ صوبہ سرحد کے ضلعی ہیڈکوارٹر ڈیرہ اسماعیل خان میں 19 اگست 2008 کو ایک شخص پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا اور جب اس کا جسد خاکی ہسپتال پہنچایا گیا تو وہاں سینکڑوں لوگ جمع ہو گئے اور اسی دوران کسی اذیت پسند اور دہشت گرد نے بم سے خودکش حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں 30 سے زائد بے گناہ اور معصوم

شہری جاں بحق ہو گئے۔ جاں بحق ہونے والوں میں 14 افراد کا تعلق ایک ہی خاندان سے تھا۔ اس کے علاوہ اس حملے میں 5 پولیس اہلکار بھی جاں بحق ہوئے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس خود کش حملے کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پنجاب کی عوام اور پنجاب اسمبلی کے تمام اراکین جاں بحق ہونے والے بے گناہ اور معصوم افراد کے خاندانوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان N.W.F.P کی حکومت سے بھی اس ہولناک واقعہ پر اظہار تعزیت کرتا ہے۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ پروردگار اس قسم کے انسان کش واقعات میں ملوث افراد کو ہدایت دے اور پاکستان کے تمام شہریوں کو ہمت اور جرات عطا فرمائے وہ ان ملک دشمن عناصر کا قلع قمع کر سکیں۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مجھے آپ بات کرنے دیں گے؟ اس کے لئے دو تین صاحبان ہیں۔ شیخ علاؤالدین پی پی۔181 نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کشمیری لیڈر شیخ عبدالعزیز اور بے گناہ کشمیریوں کی بھارتی فوج کے ہاتھوں ہلاکت کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کشمیری لیڈر شیخ عبدالعزیز اور بے گناہ کشمیریوں کی بھارتی فوج کے ہاتھوں ہلاکت کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کشمیری لیڈر شیخ عبدالعزیز اور بے گناہ کشمیریوں کی بھارتی فوج کے ہاتھوں ہلاکت کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت متعلقہ قواعد کو معطل کر کے کشمیری لیڈر شیخ عبدالعزیز اور بے گناہ کشمیریوں کی بھارتی فوج کے ہاتھوں ہلاکت کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

کشمیری لیڈر شیخ عبدالعزیز اور 23 بے گناہ کشمیریوں کی ہندوستانی فوج کے ہاتھوں قتل کی بھرپور مذمت

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حریت کانفرنس کے انتہائی مایہ ناز لیڈر شیخ عبدالعزیز اور 23 بے گناہ کشمیریوں کے ہندوستانی فوج کے ہاتھوں بہیمانہ قتل کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حریت کانفرنس کے انتہائی مایہ ناز لیڈر شیخ عبدالعزیز اور 23 بے گناہ کشمیریوں کے ہندوستانی فوج کے ہاتھوں بہیمانہ قتل کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔"

چونکہ اس قرارداد کی مخالفت تو نہیں کی گئی لیکن اگر کوئی معزز رکن اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہے تو کر لے یا محرک خود اس میں تقریر کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔ اگر مخالفت نہیں ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ اس پر بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس پر مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، جی، بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: حریت کانفرنس کے انتہائی مایہ ناز لیڈر شیخ عبدالعزیز کو ہندوستانی فوج نے 11-اگست 2008 کو جب کہ وہ ایک پرامن جلوس کی قیادت جس میں تقریباً 600 ٹرک فروٹ تھا اور وہ مظفر آباد کی طرف رواں دواں تھا اور جو کشمیر کے مسلمانوں کے معاشی قتل عام کے خلاف نکالا گیا تھا اور جس کی بنیاد جو تشدد پسند ہندو گروپ جس کو ہندوستانی حکومت کی پوری حمایت حاصل ہے کا بدترین فعل ہے۔ شیخ عبدالعزیز 1952 میں سری نگر کے قریب پیدا ہوئے۔ ان کے والد زعفران کے تاجر تھے۔ بچپن میں شیخ عبدالعزیز نے موئے مقدس تحریک میں حصہ لیا۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔ شیخ صاحب! پڑھ کر تقریر کر رہے ہیں جبکہ رولز میں یہ بات ہے کہ وہ پڑھ کر تقریر نہیں کر سکتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ تقریر نہیں ہے۔ بسرا صاحب کو سمجھ آ جائے گی، میں زبانی بھی تقریر کرتا ہوں۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جب وہ مظفر آباد کی طرف معاشی قتل عام کے خلاف 600 ٹرکوں میں فروٹ لے کر آ رہے تھے تو ان کو باقاعدہ ہندوستانی حکومت کے ایک اشارے پر قتل کیا گیا ہے اور ان کو اس کی سزا دی گئی ہے کہ وہ مسلمانوں کے معاشی قتل عام کے خلاف ایک ٹوکن کے طور پر لا رہے تھے۔ میں یہاں پر ان لوگوں کو بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 11-اگست کا واقعہ ہے اور 13-اگست کو جنہوں نے رل مل کر روٹی کھانے کا فیصلہ کیا تھا ان کو یہ احساس نہیں ہوا کہ وہاں پر مسلمانوں کے ساتھ کیا ظلم کیا گیا ہے۔ میں یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے ساتھ یہ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ ان کا معاشی قتل عام کیا جائے اور ان کی زمین انتہائی متعصب ہندو کو دینے سے فائدہ ہوا تھا تو جب شیخ عبدالعزیز نے اس کے خلاف تحریک پیش کی تو اس کے ایماء پر ان کو قتل کر دیا گیا؟ میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور اس معزز ایوان سے چاہتا ہوں کہ یہ اس کی مذمت کرے تاکہ ہندوستانی حکومت کو بتایا جائے کہ ہم کشمیریوں کے ساتھ ہیں اور ہم مل کر روٹی کھانے والے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حریت کانفرنس کے انتہائی مایہ ناز لیڈر شیخ عبدالعزیز اور 23 بے گناہ کشمیریوں کے ہندوستانی فوج کے ہاتھوں بہیمانہ قتل کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حریت کانفرنس کے انتہائی مایہ ناز لیڈر شیخ عبدالعزیز اور 23 بے گناہ کشمیریوں کے ہندوستانی فوج کے ہاتھوں بہیمانہ قتل کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس میں ایک لیکویڈیشن بورڈ کا important معاملہ ہے میں چاہتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب اس کا آج جواب دیں۔ (قطع کلامیاں)

(اذان ظہر)

پوائنٹ آف آرڈر

دوران اجلاس خواتین کے لئے جائے نماز مختص کرنے کا مطالبہ

محترمہ صغیرہ اسلام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ!

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! آپ سے گزارش ہے کہ اذان ہوتی ہے، وقفہ نماز نہیں ہوتا اور خواتین کے لئے نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس مقصد کے لئے انھوں نے کمرہ نمبر 3 رکھا ہے۔ آپ وہاں پر نماز پڑھ رہے ہوں تو 20 بندے وہاں پر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ مذہبی طور پر غلط ہے۔ وہاں پر پردے کا انتظام کیا جائے۔

جناب سپیکر: میں نے تو اپنا کمیٹی روم دے دیا تھا۔
محترمہ صغیرہ اسلام: میں جب بھی وہاں جاتی ہوں تو وہاں آدمی ہوتے ہیں۔
جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ وہاں کوئی آدمی نہیں جائے گا۔
محترمہ صغیرہ اسلام: آپ ابھی میرے ساتھ چلے چلیں کہ وہاں پر کتنے بندے ہیں۔
جناب سپیکر: ان کو وہاں پر نماز پڑھنے دیں اور ان کے لئے انتظام کیا جائے۔ شکریہ

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب سپیکر: ملک وارث کلو صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 475 ہے۔ جی، ملک وارث کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: میری تحریک التوائے کار ہے اور اس سلسلہ میں میری عرض ہے کہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کو معطل کر کے مجھے تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ اب آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

تحصیل کینال ڈویژن میں موجودہ فلیٹ ریٹ آبیانہ سسٹم پر غور و خوض کے لئے کمیٹی قائم کرنے کا مطالبہ

ملک محمد وارث کلو: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سابق حکومت کے دور میں آبیانہ ٹیکس کے پرانے نظام کو ختم کر کے فلیٹ ریٹ آبیانہ کا نظام وضع کیا گیا تھا جس پر سابق اسمبلی میں بھی میں نے احتجاج کیا تھا کہ یہ ہمارے تھل کینال ڈویژن کے پانچ اضلاع میانوالی، خوشاب، بھکر، لیہ اور مظفر گڑھ کے کسانوں معاشی قتل کے مترادف ہے جس پر سابق حکومت نے ہمارے پورے تھل کینال ڈویژن میں فلیٹ ریٹ آبیانہ کا ریٹ تین سال کے لئے تقریباً نصف کر دیا تھا جو تین سال اب ختم ہو گئے ہیں اور ہمارا استحصال پھر شروع ہو گیا ہے۔ محکمہ

آبپاشی اور محکمہ مال غریب کسانوں کو ناکردہ گناہ کی سزا دے رہا ہے۔اس مسئلہ کے حل کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے جو فلیٹ ریٹ آبیانہ سسٹم کا دوبارہ سے جائزہ لے اور خصوصاً ہمارے تھل کینال ڈویژن میں پرانا سسٹم آبیانہ وضع کیا جائے۔لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وارث کلو صاحب نے جو معاملہ اس تحریک التوائے کار کے ذریعے اٹھایا ہے یہ انتہائی اہمیت کا معاملہ ہے۔اس تحریک کی آج ہی کاپی مجھے موصول ہوئی ہے۔آپ اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending فرمالیں۔اس پر محکمہ پوری کارروائی بھی کر لے گا اور اس کا جواب بھی آجائے گا۔اس کے بعد اگر ضرورت محسوس ہوئی تو اس پر ہاؤس میں بحث کروالی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے بڑی مہربانی فرمائی ہے کہ انھوں نے اس بات کو اہمیت دی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ اس وقت آبیانہ فلیٹ ریٹ پر لگا دیا ہے۔تھل کینال کا problem یہ ہے کہ وہاں irrigated area کم ہے اور جو under command ہے وہ کاغذوں میں بہت زیادہ ہے۔میری یہ گزارش ہے کہ جس طریقے سے اب recovery والے لوگوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں میں وزیر قانون سے آپ کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا تو یہ ایسا حکم فرمادیں کہ اس تحریک التوائے کار کے فیصلے تک لوگوں کی پکڑ دھکڑ نہ کی جائے۔اس تحریک کا جو بھی فیصلہ ہو گا اس کے مطابق مزید کارروائی کی جائے۔ہمارے لوگ اس وجہ سے نہایت پریشان ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بالکل جائز بات ہے۔ہم اس پکڑ دھکڑ والے معاملہ کا نوٹس لیں گے اور انشاء اللہ اس کو رکوا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔مہربانی

شوگر ملز مالکان کی جانب سے کسانوں کو واجب الادا اربوں روپے کی ادائیگی میں تاخیر

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! اسی طرح کی ایک اور نہایت اہمیت کی حامل تحریک التوائے کار نمبر 480 ہے۔ اس کی بھی اجازت فرمادیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ پڑھ دیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ شوگر ملز مالکان نے کسانوں سے گنا وصول کرتے ہوئے شروع سے ہی استحصال کا سلسلہ شروع رکھا اور غریب کسانوں سے گنا وصول کرنے کے بعد کئی کئی مہینے کے بعد ان کی رقوم کی ادائیگی کی گئی اور ابھی بھی غریب کسان ملوں کے چکر لگا رہے ہیں اور کسانوں کی کافی رقوم ملز مالکان کی طرف بقایا ہیں جبکہ انھوں نے کافی مقدار میں چینی سٹاک کر رکھی ہے۔ لہذا مجبور کسانوں کو ان کا حق دلوانا اس ایوان کی ذمہ داری ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک، صحت اور مواصلات و تعمیرات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعی بہت اہمیت کی حامل تحریک التوائے کار ہے۔ اس کو اگر آپ بحث میں لانا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں آپ کی وساطت سے ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب بہت سنجیدگی سے اس پر کام کر رہی ہے۔ یہ اس ایوان اور خاص طور پر میرے بھائی کے علم کے لئے بہت ضروری ہے کہ جب ہماری حکومت کا آغاز ہوا تو اس وقت تقریباً 6۔ ارب روپے واجب الادا تھے جو کسانوں کو ادا کئے جانے تھے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ سابق حکومت نے اس طرف توجہ نہ دی اور کسی کو اس قسم کا نوٹس دینے کی جرات نہ ہوئی کہ کسانوں کے ساتھ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ ہماری شب و روز محنت اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے حکم کے تحت ہم ہر تیسرے اور چوتھے دن ان سے meeting کر رہے ہیں۔ ہم اس میں کسانوں کو بھی شامل کر رہے ہیں اور شوگر ملز مالکان کو بھی شامل کر رہے ہیں۔ میں ہاؤس کو ریکارڈ کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ وہ 6۔ ارب روپے کی

رقم اب ہم کم کر کے 80 کروڑ پر لے آئے ہیں اور انشاء اللہ یہ رقم بھی چند دنوں میں clear ہو جائے گی۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں چھوٹی سی عرض اس سلسلے میں کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! انہوں نے آپ کو مطمئن کر دیا ہے۔

ملک محمد وارث کلو: نہیں۔ اس کو آپ بحث کے لئے رکھیں۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس کو اگلے سیشن تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ اجازت چاہوں گا کہ میری ایک تحریک التوائے کار نمبر 482/08 ہے جسے out of turn لیا جائے، نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: جی، پڑھیں۔

ووکیشنل انسٹی ٹیوٹس میں غیر مسلموں کے داخلے پر پابندی سے طلباء وطالبات میں احساس محرومی

جناب پرویز رفیق: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں غیر مسلموں کے داخلے پر پابندی ہے جو کہ آئین پاکستان کی خلاف ورزی ہے۔ نیز اس سے غیر مسلم طلباء وطالبات میں احساس محرومی جنم لیتا ہے اور وہ اس اپنے حق سے محروم رہتے ہیں جو کہ آئین ان کو دیتا ہے اور مذہب کی بنیاد پر تعصب کا شکار ہوتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: کس نے ایسی بات آپ کو بتائی ہے کہ اس میں انہوں نے bifurcation کی ہے یا انہوں نے پابندی لگائی ہے؟ میرٹ کے مطابق کوئی بھی پاکستانی چاہے وہ جو بھی ہو کسی پر پابندی نہیں ہے۔ رانا صاحب! آپ اس بارے میں کچھ بتائیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے اس بارے میں off hand تو کوئی information نہیں ہے کہ کسی جگہ پر اس قسم کا کوئی سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ بہر حال اگر ایسی بات ہے تو وہ قانون کی بھی خلاف ورزی ہے اور آئین کی بھی خلاف ورزی ہے۔ آپ ان کی تحریک کو اگلے سیشن تک pending کر دیں تو اس بارے میں اتھارٹی سے مفصل جواب حاصل کر کے محرک کو مطمئن کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، اسے اگلے سیشن تک pending کیا جاتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! اسی سلسلے میں اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: پابندی کوئی نہیں ہے لیکن ووکیشنل سکولز زکوٰۃ فنڈ سے چلتے ہیں اور زکوٰۃ فنڈ چونکہ ان پر لاگو نہیں ہوتا۔۔۔

جناب سپیکر: اس تحریک کا جواب آگیا ہے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میرا بھی مؤقف یہی ہے اور میں نے پنجاب کے کوآرڈینیٹر ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ پالیسی ہے۔ جب میں نے ان سے reason پوچھی کہ یہ violation of the constitution کیوں ہے؟۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب نے کہہ دیا ہے اور جب آپ مطمئن ہوں گے تو پھر ہی یہ معاملہ آگے بڑھے گا۔

جناب پرویز رفیق: لیکن بچوں کے admission کا مسئلہ ہے اور ستمبر میں بھی داخلے ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے پہلے بھی apply کیا تھا تو وہ جواز یہ پیدا کرتے ہیں کہ زکوٰۃ فنڈ لاگو نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: یا تو رانا صاحب آپ کو ادھر ہی بلوائیں گے یا پھر اس کا alternate بتائیں گے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! سالہا سال سے آئین کی violation ہو رہی ہے۔ میں صرف ایک چیز آپ کے سامنے پڑھنا چاہ رہا ہوں کہ آئین کا آرٹیکل 22 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ آرٹیکل کس لئے پڑھ رہے ہیں؟ جتنا شہری پاکستان کا میں ہوں، اتنے ہی پاکستان کے شہری آپ ہیں۔ آپ کے بھی وہی حقوق ہیں جو میرے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ووکیشنل انسٹیٹیوشنز کے متعلق جواب میرے پاس ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ بات درست نہ ہے کہ T.E.V.T.A کے زیر انتظام اداروں میں مذہب کی بنیاد پر داخلہ پر پابندی ہے بلکہ ووکیشنل اداروں میں مذہب کی تفریق کے بغیر میرٹ پر داخلہ دیا جاتا ہے اور تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے طالبعلموں کے لئے یکساں تعلیمی مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود میں نے یہ کہا ہے کہ اس کو pending کر لیں، اس پر مکمل تفصیل منگوا لیں گے۔ اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے remove کروا لیں گے۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک التوائے کار نمبر 486 ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی دیر سے میں بھی آپ کا منتظر تھا اور آپ بھی میرے خیال میں میرے منتظر تھے۔

ایس۔پی۔انوسٹی گیشن آفس گجرات میں سابق ایم۔این۔اے نوابزادہ غضنفر علی گل کی کار سرکار میں مداخلت

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "شانہ بشانہ" اور روزنامہ "جذبہ" گجرات کی خبر مورخہ 11۔اگست 2008 کے مطابق تھانہ ٹانڈہ کے مقدمہ قتل کا تفتیشی ایس۔ایچ۔او کے ہمراہ ایس۔پی انوسٹی گیشن کے دفتر میں آئے جہاں نوابزادہ غضنفر علی گل سابق ایم۔این۔اے نے پولیس آفیسر سے زبردستی فائل چھین کر تمام ضمنیاں پھاڑ دیں۔ ایس۔پی نے دفتر میں آ کر غضنفر گل کی اس غیر قانونی حرکت کا نوٹس لیا اور کہا کہ وہ اپنے ضمیر کے مطابق قانونی دائرہ میں رہتے ہوئے تفتیش کر رہے ہیں۔ لہٰذا غضنفر گل کا فعل کارِ سرکار میں مداخلت ہے جو سراسر غیر قانونی ہے۔ غضنفر گل مذکور کے اس غیر قانونی فعل سے مقدمہ قتل کی

کارروائی بری طرح متاثر ہونے کا اندیشہ ہے اور اس کی وجہ سے عوام میں بالعموم اور فریقین مقدمہ میں بالخصوص تشویش کے جذبات پائے جاتے ہیں کیونکہ غضنفر گل نے ضمنیاں پھاڑتے ہوئے واضح الفاظ میں کہا کہ اب ہماری حکومت ہے اس لئے قتل کے مقدمہ کی ضمنیاں اور تمام کارروائی ہماری مرضی سے ہوگی۔ عوام کے شدید ردعمل کے باعث علاقہ میں کشیدگی پائی جاتی ہے اور خدشہ ہے کہ فریقین میں مخالفت بڑھنے سے مزید قتل ہونے کا باعث بنے گا۔ لہذا غضنفر گل مذکور کے خلاف کارِ سرکار میں مداخلت اور علاقے میں کشیدگی کو ہوا دینے کے جرم میں قانون کے مطابق مقدمہ درج کیا جائے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہ کھلی بدمعاشی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں انہوں نے جو بیان کیا ہے اگر ایسا ہے تو واقعی یہ بات تشویشناک ہے اور گورنمنٹ کسی بھی فرد کو خواہ اس کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو، اس قسم کی کارِ سرکار میں مداخلت کی قطعی طور پر اجازت نہیں دے سکتی۔ اس واقعہ سے متعلق میں نے ڈی آئی جی گوجرانوالہ اور ڈی پی او گجرات سے مفصل رپورٹ منگوائی ہے۔ اس کو آپ pending فرما دیں۔ اس رپورٹ کے مطابق اگر کسی کا کوئی جرم ثابت ہو گیا تو قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس کو pending کیا جاتا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: منڈا صاحب! میں نے floor پہلے ان کو دیا ہے۔ ان کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں نے اپنی تحریک التوائے کار نمبر 476 out of turn لینے کے لئے آپ سے اجازت مانگی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے out of turn یہ تحریک take up کرنے کی اجازت دی۔

جناب سپیکر: اجازت ہے۔

کوٹ ادو مظفر گڑھ میں نائب تحصیلدار اور تین قانون گو حضرات کی پالیسی کے خلاف تعنیاتی

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی-253 کوٹ ادو مظفر گڑھ میں حکومت کی پالیسی کے برعکس تین نائب تحصیلدار اور تین قانون گو تعینات ہیں جو اسی ڈسٹرکٹ اور تحصیل کے رہائشی ہیں جن کو متعدد دفعہ لوگوں کی شکایت پر یہاں سے ٹرانسفر کیا گیا ہے مگر ہر دفعہ یہ ملازمین اپنے سیاسی اثر و رسوخ کی وجہ سے اپنا تبادلہ کروا لیتے ہیں اور پھر یہاں پر تعینات ہو جاتے ہیں اور اب بھی یہاں پر تعینات ہیں۔ ان لوگوں کا ایک گروپ ہے جس نے علاقہ میں کرپشن کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ غریب لوگوں کو ذلیل و خوار کیا جاتا ہے، لوگوں کے جائز کام بھی نہیں کرتے۔ ان ملازمین کو ان کے اعلیٰ افسران کی سرپرستی حاصل ہے جو ان کو یہاں سے ٹرانسفر نہ ہونے میں مدد دیتے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف میرے حلقہ کی عوام بلکہ پورے ضلع کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اپنی short statement میں صرف ایک منٹ کی بات کروں گا۔ بورڈ آف ریونیو کے rules ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: short statement اس میں نہیں ہو گی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: یہ تحریک اصل میں پورے صوبہ پنجاب کے ملازمین کے لئے ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک پالیسی بن جائے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔ آپ کا جو معاملہ ہے پہلے اس کو solve کرائیں اس کے بعد پھر دوسری بات کر لیجئے گا۔ جی، رانا صاحب! میرے خیال میں اس کو بھی اگلے سیشن تک کے لئے pending کر دیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں پالیسی تو موجود ہے کہ کوئی بھی سرکاری ملازم کتنی دیر ایک جگہ پر رہ سکتا ہے، انہوں نے جو نشاندہی کی ہے کہ تین نائب تحصیلدار اور تین قانون گو تعینات ہیں جو اسی ڈسٹرکٹ اور تحصیل کے رہائشی ہیں جن کو متعدد دفعہ

لوگوں کی شکایت پر یہاں سے ٹرانسفر کیا گیا لیکن وہ manage کر لیتے ہیں۔ میں ان سے کہوں گا کہ یہ اس کی تفصیل ذرا identify کر دیں تو بورڈ آف ریونیو سے جواب لے کر اس ہاؤس کو آگاہ کر دیا جائے گا۔ اگر واقعی اس میں یہ شکایت پائی گئی تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کو remove بھی کر دیا جائے گا۔ لہذا یہ اگلے سیشن تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اس کو اگلے سیشن تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جی، منڈا صاحب! آپ کی کوئی تحریک ہے یا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جی، پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں کے لئے ایک بات point out کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ان کو ہدایت نہ کریں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں بیٹھ کر اس طرح کی بات کہنا کہ یہ کھلی بد معاشی ہے، ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ یہ ساڑھے آٹھ سال جو کرتے رہے ہیں اس کے لئے یہ کیا لفظ استعمال کریں گے۔ اس پر ہمیں مکمل طور پر اعتراض ہے اور آئندہ ہمیں یہ ensure کروائیں کہ ایسی زبان استعمال نہیں کریں گے۔ ورنہ ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے کا پورا استحقاق رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ floor پر شستہ زبان، پارلیمانی زبان اور اچھی زبان استعمال کی جائے۔ میں بھی اس پر protest کرتی ہوں لیکن جو متعلقہ شخص ہے اس کی موجودگی میں بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب! میری ایک تحریک التوائے کار لیکویڈیشن بورڈ کے بارے میں تھی۔ اس پر محترم وزیر قانون صاحب نے بڑی محنت کی اور وہ سمجھ گئے ہیں کہ اس میں کتنا بڑا فراڈ ہوا۔

جناب سپیکر: اس کو discuss کرنا بھی ضروری ہے یا آئندہ کے لئے pending کر لیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بہت ضروری ہے اور صرف دو منٹ کا کام ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ جواب بتائیں۔ انہوں نے بہت محنت کی ہے اور ان کو یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ کتنے بڑے فراڈ ہوئے ہیں۔ میں پھر عرض کروں گا پہلے میں جواب سن لوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

لیکویڈیشن بورڈ کے ذریعے فروخت کردہ جائیداد کی تفصیل

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم شیخ علاؤالدین صاحب نے لیکویڈیشن بورڈ میں نیلامی کے طریق کار کے متعلق یہ تحریک التوائے کار دی تھی۔ اس میں واقعی یہ تھا کہ وہاں پر کسی بھی پراپرٹی کی auction کے لئے وہ bids طلب کرتا تھا اور تین top پر جو لوگ ہوتے تھے ان سے negotiation کر کے اس پراپرٹی کو auction میں دے دیا جاتا تھا۔ اس سے وہ manage ہو جاتا تھا اور اس طرح کافی ساری property جس طرح شیخ صاحب نے لفظ استعمال کیا ہے کہ ملی بھگت کر کے ان properties کو حاصل کرنے کے chances بھی موجود تھے اور ایسا ہوتا بھی رہا ہے۔ اس نشاندہی کے بعد میں نے چیئرمین لیکویڈیشن بورڈ کو یہاں اپنے دفتر میں بلوایا تھا اور شیخ صاحب سے ان کو confront بھی کروایا۔ اس کے بعد جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ واقعی یہ طریق کار درست نہیں ہے اور اس سے فراڈ ہونے اور لوگوں کو اس میں manage کرنے میں کتنے chances موجود ہیں تو پھر اس پر میں نے حکومت سے کہہ کر اس پالیسی کو تبدیل کروا دیا ہے۔ اب آئندہ کے لئے لیکویڈیشن بورڈ کی properties پر open auctions ہوں گی۔ اس میں تمام لوگوں کو مواقع ملیں گے کہ وہ open auction میں آ کر ان کے auction price پر bid کریں اور جو زیادہ بولی دے گا اس کے مطابق وہ پراپرٹی اسے مل جائے گی۔ اسی کے ساتھ نہ صرف یہ آئندہ کے لئے کیا ہے بلکہ 21 تاریخ کو یعنی کہ کل کچھ properties کو انہوں نے اسی پرانے طریق کار کے مطابق auction میں رکھا ہوا تھا۔ میں معزز ایوان اور شیخ صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ اسے بھی postpone کروا دیا گیا ہے اور انہیں کہا گیا ہے کہ یہ property بھی نئے طریق کار کے مطابق auction میں رکھی جائے۔

اس کے علاوہ 117 کے قریب properties کے متعلق prima facie یہ معلوم ہوا ہے کہ ان میں اس قسم کے معاملات ہوئے ہیں ان تمام properties کی auction جو پرانے طریق کار کے مطابق ہوئی ہے اس کی انکوائری کے آرڈر کئے گئے ہیں اور ان میں بھی اگر کوئی بے ضابطگی پائی گئی ہے تو اس پر ذمہ داران کے خلاف کارروائی بھی کی جائے گی اور اس کا ازالہ بھی کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! اب میرے خیال میں آپ کی تسلی ہو جانی چاہئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! صرف ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ صرف ایک منٹ دے دیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ حکومت نے اس کو مانا ہے اور میں نے جس طرح معاملات طے کروائے ہیں لیکن صرف اس ایک property میں پچاس لاکھ کا گھپلا ہے جو میں نے prove کیا ہے۔ ایک پارٹی کی سوا کروڑ روپے کی offer موجود تھی اس کو نہیں بلایا گیا۔ میری درخواست یہ ہے کہ جو بقایا 117 properties ہیں ان کے لئے اس ایوان کی ایک کمیٹی بنائی جائے اور ان کی scrutiny کی جائے۔ محترم وزیر قانون صاحب نے یہ بہت اچھا قدم اٹھایا ہے لیکن اس کا ایک منطقی انجام تو تبھی ہو گا کہ ان لوگوں کی جیب سے یہ پیسا واپس نکلوایا جائے۔ یہ رقم آج بھی یہاں پر earness money کی شکل میں موجود ہے۔ وزیر قانون صاحب نے خود فائل دیکھی ہے۔ وہ رقم وہاں موجود ہے اور سوا کروڑ والی پارٹی کو bid کے لئے نہیں بلایا گیا۔ میں نے اپنا کیس prove کر دیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جن لوگوں نے یہ کیا ہے ان کی جیب سے لیا جائے اور باقی تمام properties کی اس ہاؤس کی ایک کمیٹی کے ذریعے scrutiny کی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا صاحب اس معاملے میں کافی ہمت کر رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: گورنمنٹ کی طرف سے surety آنی چاہئے کہ اتنا بڑا جو فراڈ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ تو دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے تفصیلاً بتا دیا ہے اور جو 117 properties کے متعلق انکوائری ہو رہی ہے ہم اس میں شیخ صاحب کو بھی associate

کریں گے تاکہ یہ اپنی information اور تجربے کی بنیاد پر معاملات کو out big کروائیں اور انشاء اللہ جو چیز بھی ثابت ہو گی اس کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں۔ شیخ صاحب! آپ کو مبارک ہو۔ آپ کی بات مانی گئی ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرے حلقہ میں بھی ایسی دو properties ہیں جو پچھلی حکومت نے اپنے لوگوں کو نوازنے کے لئے سستے داموں دے دیں جبکہ دوسری طرف ایک بہت اچھی offer موجود تھی۔ اس میں ایک چالیس کنال کا پلاٹ ہے اور شیخ علاؤالدین صاحب بھی بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں کیونکہ یہ وہاں پر ہمسائے ہیں۔ ٹھوکر نیاز بیگ پر سروسز کوآپریٹو کا چالیس کنال کا ایک پلاٹ تھا۔ پچھلی حکومت میں گجرات کے چودھریوں نے اپنے ایک عزیز کو نوازنے کے لئے چالیس کروڑ کا پلاٹ صرف دو کروڑ میں فروخت کر دیا اور اسی طرح لاہور کی ایک اور property ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس بارے میں وزیر صاحب سے رابطہ کریں۔ جی، محترمہ! آپ فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ آپ نے بڑے طویل انتظار کے بعد آخر کار مجھے مائیک دے دیا۔ میں نے کل وزیر قانون صاحب کی توجہ دلائی تھی کہ میرے گھر میں فائرنگ کا جو وقوعہ ہوا تھا اس کے لئے میں مشکور ہوں کہ وزیر قانون نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ڈی ایس پی صاحب کو بلا کر ان کے ذمے لگا دیا اور آج یہ رپورٹ بھی مل گئی ہے کہ اس پر وہ باقاعدہ کارروائی کریں گے اور نظر رکھیں گے کہ کون لوگ ہیں جو کہ اس طرح کی حرکت کر رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ میں تو ایک ممبر ہوں لیکن وزیر قانون صاحب اسی طریقے سے عام شہریوں کے لئے یہی جذبہ رکھیں گے کہ سب کو فوری طور پر انصاف مہیا ہو اور اگر اس انداز سے کام ہوتا رہا تو یہ ایک بہت بڑا کام ہو گا۔ بطور اپوزیشن ممبر ہم آپ کے ہر اچھے کام میں شریک ہوں گے، appreciate بھی کریں گے اور ہم نے پہلے دن سے یہ commitment کی ہے کہ جہاں جہاں کوئی خرابی ہو گی ہم آپ کی توجہ بھی دلائیں گے اور جہاں جہاں آپ کا اچھا کام ہو گا ہم آپ کو appreciate بھی کریں گے اور آپ کا ساتھ بھی دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شاباش۔ بہت اچھے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! اس حوالے سے میں ایک اور بات بھی کرنا چاہتی ہوں کہ ابھی میرے بھائی نے زبان پر اعتراض کیا ہے۔ میں اس حوالے سے تھوڑی سی بات کرنا چاہتی ہوں کہ اگر میرے فارورڈ بلاک کے بھائی نے نقصان پہنچایا ہے، اس نے ہماری پارٹی کو نقصان پہنچایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں اس چیز کو چھوڑیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! ہمارے اپنے گھر کا ایک مسئلہ ہے اور اگر گھر کا کوئی بندہ نافرمان ہو جاتا ہے، بچہ نافرمان ہو جاتا ہے تو اس کی سزا اسے ملنی چاہئے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ آئندہ کوئی ضمیر فروشی نہ کرے۔

جناب سپیکر: بس، اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میرا آخری سوال یہ ہے کہ کیا میں اپوزیشن میں رہتے ہوئے ملک اور قوم کی خدمت نہیں کر سکتی؟

جناب سپیکر: کیوں نہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: کیا حکومت کے اچھے کاموں میں، میں ان کا ہاتھ نہیں بٹا سکتی؟

جناب سپیکر: شکریہ۔

محترمہ آمنہ الفت: کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ میں ضمیر فروش ہو جاؤں یا لوٹا بن جاؤں؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں تو آپ کو ایسی بات کہہ سکتا ہوں اور نہ ہی میرا خیال ہے کہ مجھے کہنی چاہئے۔

محترمہ آمنہ الفت: میں یہی کہنا چاہتی ہوں کہ اس قسم کے لوگوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔ یہ ہم سب کا اخلاقی فرض ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ پی پی۔175 مصطفی آباد کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر 54 کنال رقبہ پنجاب حکومت کا ہے۔ میں نے وزیراعلیٰ پنجاب محترم میاں محمد شہباز شریف سے درخواست کی تھی کہ بچوں کے لئے play ground بنا دیا جائے۔ وہاں پر لینڈ مافیا نے پٹواری، قانونگو، تحصیلدار بورڈ آف ریونیو کے ممبران سے مل کر کچی آبادی الاٹ کروالی ہے لیکن وہاں پر کوئی کچی آبادی نہیں ہے۔ آپ سے درخواست یہ ہے کہ کوئی کمیٹی تشکیل دیں تاکہ بچوں کا play ground مکمل ہو سکے۔ وہاں کا estimate بھی تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس کے لئے کوئی کمیٹی بنا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ مجھے تفصیل دے دیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ وزیراعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لا کر اس معاملے کو حل کرانے کے لئے کوشش کروں گا۔

محترمہ فرح دیبا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں اس بات کی نشاندہی کرنا چاہتی ہوں کہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا کر رہی ہیں؟ آپ خدا کا خوف کھائیں۔ فرح دیبا صاحبہ! آپ بات کرنا چاہتی تھیں لیکن کورم کی بات ہو گئی ہے۔

محترمہ فرح دیبا: جناب سپیکر! ایک انتہائی اہم مسئلہ میں نے بیان کرنا تھا۔

جناب سپیکر: فرح دیبا صاحبہ! اب تو کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے لہذا اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: میں نے تمام ہی ممبران کی باتیں سنی ہیں، plus تحاریک التوائے کار پیش کی گئی ہیں اور میں نے اور وزیر قانون صاحب نے مل کر اجازت دی تاکہ تمام معاملات جو پنجاب کے متعلقہ لوگوں نے discuss کرنے ہیں کر لئے جائیں اور قومی اہمیت کے حامل معاملات کو یہاں پیش کیا گیا اور اپوزیشن کے ساتھی جو میری بائیں جانب بیٹھتے ہیں، مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ انہوں نے ایک ایسے وقت پر جبکہ اتنے اہم معاملات کو کارروائی معطل کر کے ہم پیش کر رہے تھے تو انہوں نے یہ معاملہ سامنے پیش کیا کہ کورم پورا نہیں ہے۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم، شیم کی آوازیں)

اب آپ اس بات کو چھوڑیں۔ ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا بہر حال اب چونکہ کورم پورا نہیں ہے تو میں اب اجلاس کے اختتام کے گورنر صاحب کے آرڈر پڑھتا ہوں۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(45)/2008/1177.Dated 20th August 2008. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred by Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly w.e.f. August 20, 2008 on the conclusion of the sitting on that day.

Dated Lahore, the 20th August, 2008

SALMAAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB"